Over 210K+ Followers

06 TO 12 APRIL, 2026 | ☆☆☆ ۶ تا ۱۲ اپریل ۲۰۲۶

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ
PAKISTAN WATCH

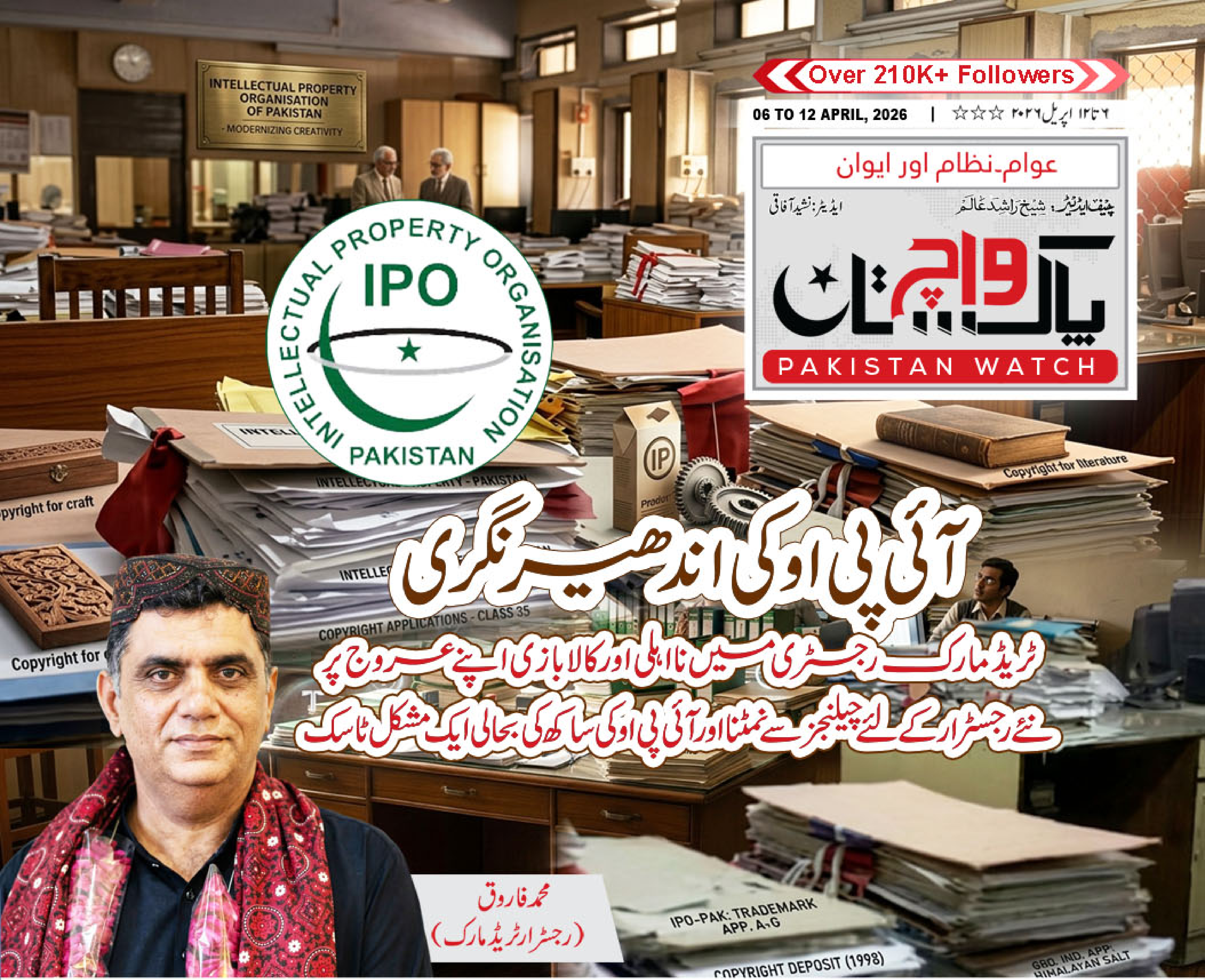

آئی پی او کی اندھیر نگری

ٹریڈ مارک رجسٹری میں نااہلی اور کالا بازی اپنے عروج پر
نئے رجسٹرار کے لئے چیلنجز سے نمٹنا اور آئی پی او کی ساکھ کی بحالی ایک مشکل ٹاسک

محمد فاروق
(رجسٹرار ٹریڈ مارک)

پیٹرول سستا، مگر حکومت کا ادھورا ریلیف، عوام پھر بھی پریشان

ڈونلڈ ٹرمپ اور ایران کشیدگی بدلتے حالات میں ایک مشکل امتحان

شیخ راشد عالم کا کالم

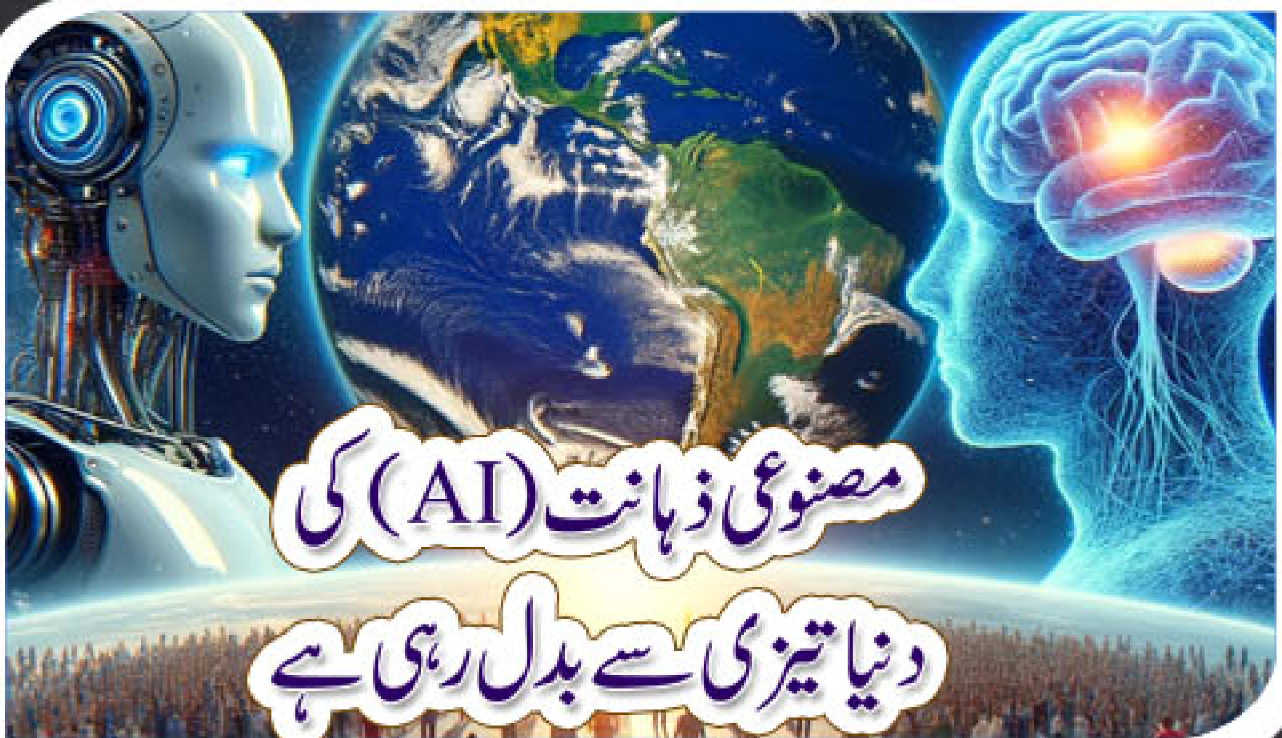

مصنوعی ذہانت (AI) کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے

یورپی ممالک کو ہنرمند نوجوانوں کی تلاش
جرمنی جاؤ۔۔۔ مستقبل سنوارو

آئی پی او کی اندھیر نگری

ٹریڈ مارک رجسٹری میں نااہلی اور کالا بازی اپنے عروج پر، نئے رجسٹرار کے لئے چیلنجز سے نمٹنا اور آئی پی او کی ساکھ کی بحالی ایک مشکل ٹاسک

سائلین پر نذرانے میں اضافے اور کام کے لٹکنے کا خوف طاری، نئے رجسٹرار کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داری

آئی پی او کا ٹریڈ مارک رجسٹری نظام مفلوج، کراچی رجسٹری میں ہزاروں کیسز التوا کا شکار، فائلوں کے انبار لگ گئے

کراچی میں ٹریڈ مارک فائلنگ میں تاخیر سے کاروباری طبقہ پریشان، سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات

آئی پی او ایکٹ کے تحت اہم عہدے خالی، ڈپٹی رجسٹرار اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی عدم تعیناتی سے ادارہ عملی طور پر مفلوج

ٹی ڈیپ کی طرز پر چیئرمین اور ڈی جی کے دفاتر کراچی منتقل کیے جائیں تاکہ نظام بہتر ہو، بزنس کمیونٹی کا مطالبہ

آئی پی او کا اسلام آباد ہیڈ آفس کسی ملٹی نیشنل کمپنی کی طرح عالیشان مگر کام زیرو، کراچی آفس آثار قدیمہ کا بھیانک نمونہ

28 ہزار سے زائد اپوزیشن کیسز التوا کا شکار ہیں جن میں سے کافی کیسز کو دس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے

آئی پی او نے وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل کے معاشی استحکام اور سرمایہ کاری وژن کو ایک خواب بنا دیا جس کی کوئی تعبیر نہیں

رپورٹ: نشید آفاقی

پاکستان کے اہم ترین ادارے انٹلیکچوئل پراپرٹی آرگنائزیشن (آئی پی او) کا ٹریڈ مارک رجسٹری سیکشن جو تباہی کے دہانے پر ہے اب وہاں نئے رجسٹرار محمد فاروق کا تقرر عمل میں آیا ہے ٹریڈ مارک رجسٹری میں نااہلی اور کالا بازی اپنے عروج پر ہونے کی وجہ سے نئے رجسٹرار کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں سائلین کے ذہن میں یہ سوال آرہا ہے کہ نئے رجسٹرار کے آنے کے بعد ٹریڈ مارک کا خرچہ وہی رہے گا یا بڑھ جائیگا۔ سائلین کا کہنا ہے کہ نئے رجسٹرار کو چاہیئے کہ وہ ایس ای سی پی کی مثال اپنے سامنے رکھیں۔

جو سرکاری ادارہ ہونے کے باوجود نا صرف مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے بلکہ رشوت ستانی سے بھی دور ہے آئی پی او میں مبینہ طور پر اس وقت رائج سرکاری فیس اور نذرانے کی تفصیلات درج ذیل ہیں

کام کی نوعیت	سرکاری فیس	نذرانہ
اسائمنٹ	6 ہزار	20 ہزار
ایکسپنس	کوئی نہیں	5 ہزار
سرٹیفکیٹ	9 ہزار	5 ہزار

ذرائع کے مطابق آئی پی او کے ٹریڈ مارک رجسٹری سیکشن میں معاملات شدید تعطل کا شکار ہیں فائلوں کے انبار لگ گئے، کاروباری طبقے کو سخت مشکلات کا سامنا ہے ذرائع کے مطابق گزشتہ دنوں سات سال تک رجسٹرار کے عہدے پر براجمان رہنے والے رفیق طاہر کو ناگزیر وجوہات کی بنا پر عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا جبکہ ڈائریکٹر انفورسمنٹ سے ایڈیشنل رجسٹرار بننے والے نصیر احمد اسلام آباد چھوڑنے اور کراچی آنے سے گریزاں رہے اس صورتحال میں کیس فائلنگ، ٹریڈ مارک رجسٹری، ایکسپنس اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے معاملات نہ صرف متاثر رہے بلکہ غیر ضروری طوالت کا شکار ہوئے پہلے ٹریڈ مارک فائلنگ کے لیے دو سے تین دن لگتے تھے مگر بعد میں ڈیڑھ ماہ میں بھی فائلنگ نہیں ہو پا رہی تھی۔ ذرائع کے مطابق آئی پی او کے عہدوں میں بڑی چمک ہے مبینہ طور پر لاکھوں روپے کی خطیر رقم کے معاملات ہوتے ہیں اس لئے کوئی بھی چارج چھوڑنا نہیں چاہتا جو جہاں ہے وہیں رہنا چاہتا ہے ایڈیشنل رجسٹرار نصیر احمد کے اسلام آباد میں ہونے سے نہ صرف کراچی میں ٹریڈ مارک سے متعلق متعدد اہم کیسز اور درخواستیں زیر التوا رہیں بلکہ اس صورتحال میں کاروباری طبقے کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل کا معاشی استحکام اور سرمایہ کاری کا منصوبہ صرف ایک خواب بن کر رہ گیا ان حالات میں آئی پی او جیسے اہم ترین ادارے کی کارکردگی صفر ہو گئی اطلاعات کے مطابق سینئر افسر رفیق طاہر جن کو رجسٹرار کے عہدے سے ہٹایا گیا تھا وہ قائم مقام افسر کے طور پر صرف ادارے کے روزمرہ کے کام چلا رہے تھے تاہم انہیں مکمل اختیارات حاصل نہیں تھے۔ خاص طور پر ایکسپنس اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے اختیارات نہ ہونے کے باعث نظام مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ کراچی ملک کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے جہاں ٹریڈ مارک کے ہزاروں کیسز اور درخواستیں دائر ہوتی ہیں، تاہم اختیارات کے فقدان اور انتظامی مسائل کے باعث بڑی تعداد میں کیسز تعطل کا شکار ہو گئے۔ آئی پی او ایکٹ کے تحت ایک رجسٹرار، دو ڈپٹی رجسٹرار اور چار اسسٹنٹ رجسٹرار تعینات ہو سکتے ہیں مگر ڈپٹی رجسٹرار کی دونوں اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی تین آسامیاں خالی ہیں۔ آئی پی او میں ہمیشہ ذمہ دار عہدوں پر آسامیاں خالی رہتی ہیں، پہلے چیئرمین تعینات تھے تو ڈی جی کا عہدہ خالی تھا اور اب ڈی جی آ گئے ہیں تو چیئرمین کا عہدہ خالی ہے۔ آئی پی او دنیا بھر میں انتہائی اہم محکمہ سمجھا جاتا ہے مگر پاکستان میں اس کی حیثیت کسی ٹھکرائے ہوئے بلدیاتی محکمے کی لگتی ہے۔ 28 ہزار سے زائد اپوزیشن کیسز التوا کا شکار ہیں جن میں سے کافی کیسز کو دس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ ملک کی مجموعی درخواستوں کا 70 فیصد کراچی میں فائل ہوتا ہے جہاں رجسٹرار کاپی رائٹ، ٹریڈ مارک اور کنٹرولر پیٹنٹ بیٹھتے ہیں مگر یہاں کا دفتر بدحالی کی داستان سنا رہا ہے، چھت تک فائلوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ہیڈ کوارٹر اسلام آباد جہاں چیئرمین آئی پی او، ڈی جی اور ڈائریکٹرز بیٹھتے ہیں وہ دفتر کسی ملٹی نیشنل آفس سے کم نہیں جبکہ کراچی آفس کے مقابلے میں یہاں کا کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ بزنس ایسوسی ایشنز، بزنس کمیونٹی اور کراچی چیمبر نے وزارت تجارت سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹی ڈیپ کی طرز پر آئی پی او کے چیئرمین اور ڈی جی کے دفاتر کراچی منتقل کیے جائیں۔ بزنس کمیونٹی کا کہنا ہے کہ نئے رجسٹرار کے لئے چیلنجز کے انبار لگے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کس طرح اپنی قابلیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارے کو اس بھنور سے نکالتے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر سابق قائم مقام رجسٹرار سات سال تک کیس لڑتے رہے جب وہ سپریم کورٹ سے کیس ہار گئے تو ان کو عہدے سے ہٹا کر ڈپٹی رجسٹرار بنا دیا گیا اس کا جواب کون دے گا؟

ڈی جی آئی پی او نعمان اسلم شیخ

محمد فاروق (رجسٹرار ٹریڈ مارک)

محمد رفیق طاہر (سابقہ رجسٹرار ٹریڈ مارک)

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ نیوز
PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور اس جہان میں بھی لعنت ان کے پیچھے
لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے لگی رہے گی)
جو انعام ان کو ملا ہے برا ہے
سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 99

مجھے ہے حکمِ اذاں..................!

حکومت کی جانب سے پیٹرول کی قیمت میں 80 روپے کی نمایاں کمی بظاہر ایک خوش آئند قدم ہے، جس نے مہنگائی سے متاثرہ عوام کو وقتی ریلیف فراہم کیا۔ تاہم اس فیصلے کی افادیت اس وقت محدود دکھائی دیتی ہے جب یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ڈیزل کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ یوں یہ اقدام مکمل ریلیف کے بجائے ایک ادھورا حل محسوس ہوتا ہے۔ پاکستان میں ٹرانسپورٹ اور اشیائے ضروریہ کی ترسیل کا بڑا انحصار ڈیزل پر ہے۔ ٹرکوں، بسوں اور دیگر کمرشل گاڑیوں کا ایندھن ڈیزل ہی ہوتا ہے، جس کی قیمت میں استحکام یا کمی براہ راست مہنگائی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس تناظر میں اگر صرف پیٹرول سستا کیا جائے تو اس کا فائدہ محدود طبقے تک ہی رہتا ہے، جبکہ عام شہری، جو پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرتا ہے، اس ریلیف سے زیادہ مستفید نہیں ہو پاتا۔ حالیہ دنوں میں ٹرانسپورٹرز کی جانب سے گاڑیوں کی تعداد کم کرنے کا عمل بھی اسی مسئلے کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ ڈیزل مہنگا ہونے کے باعث ان کے اخراجات کم نہیں ہوئے، لہٰذا وہ کرایوں میں کمی یا سروسز میں اضافہ نہیں کر سکتے۔ اس صورتحال میں عوام کو نہ صرف مہنگے کرایوں بلکہ ٹرانسپورٹ کی کمی جیسے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ امر واضح کرتا ہے کہ پالیسی سازی میں توازن کی کمی ہے۔ اگر ایک طرف ریلیف دیا جائے اور دوسری طرف وہ بنیادی عنصر مہنگا رکھا جائے جو معیشت کے پہیے کو چلاتا ہے، تو مجموعی فائدہ حاصل نہیں ہو پاتا۔ مہنگائی ایک مربوط مسئلہ ہے، جس کے حل کے لیے جامع حکمت عملی درکار ہوتی ہے، نہ کہ جزوی اقدامات۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ایندھن کی قیمتوں کے تعین میں ہم آہنگی پیدا کرے اور عوامی مفاد کو اولین ترجیح دے۔ ڈیزل کی قیمت میں مناسب کمی نہ صرف ٹرانسپورٹ کے شعبے کو سہارا دے سکتی ہے بلکہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بھی استحکام لا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام کی بہتری اور متبادل توانائی کے ذرائع پر توجہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آخر کار، کسی بھی معاشی پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس کے عوامی اثرات پر ہوتا ہے۔ اگر عوام کو حقیقی اور مکمل ریلیف نہ ملے تو ایسے اقدامات اپنی افادیت کھو دیتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت ادھورے فیصلوں کے بجائے جامع اور متوازن حکمت عملی اپنائے، تاکہ عوام کو درپیش مشکلات میں واقعی کمی لائی جا سکے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

PAGE 04
ڈونلڈ ٹرمپ اور ایران کشیدگی: بدلتے حالات میں ایک مشکل امتحان
(شیخ راشد عالم کا کالم)

PAGE 07
یورپی ممالک کو ہنر مند نوجوانوں کی تلاش

PAGE 05
پیٹرول سستا، مگر حکومت کا ادھورا ریلیف، عوام پھر بھی پریشان

PAGE 12
پاکستانی بندرگاہوں کی ترقی ٹرانس شپمنٹ کے فروغ کے لیے تاریخی اقدامات

PAGE 06
پاکستان ایشیا کے تجارتی راستوں کا ابھرتا ہوا گیٹ وے

PAGE 15
مصنوعی ذہانت (AI) کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس رابعہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

ڈونلڈ ٹرمپ اور ایران کشیدگی

بدلتے حالات میں ایک مشکل امتحان

عالمی سیاست کے افق پر بعض اوقات ایسے بحران ابھرتے ہیں جو نہ صرف خطے بلکہ بڑی طاقتوں کی پالیسیوں اور قیادت کے انداز حکمرانی کو بھی کڑی آزمائش میں ڈال دیتے ہیں۔ ایران اور امریکا کے درمیان حالیہ کشیدگی بھی ایک ایسا ہی پیچیدہ مرحلہ بن کر سامنے آئی ہے، جس میں سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کردار اوران کی حکمت عملی خاص طور پر زیر بحث ہے۔ تاہم یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ صورتحال تیزی سے بدل رہی ہے اور کسی حتمی نتیجے پر پہنچنا ابھی ممکن نہیں۔

ابتدائی دنوں میں یہ تاثر دیا جا رہا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے معاملے میں ایک جارحانہ مگر تیز رفتار حکمت عملی کے ذریعے مطلوبہ نتائج حاصل کر لیں گے۔ بعض حلقوں میں ایران کو نسبتاً کمزور حریف کے طور پر پیش کیا جا رہا تھا، اور یہ خیال عام تھا کہ امریکا کی عسکری و معاشی برتری فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ اندازے اپنی مکمل صورت میں درست ثابت ہوتے دکھائی نہیں دیے۔

ایران کی جانب سے سامنے آنے والا ردعمل اور حکمت عملی کئی مبصرین کے لیے غیر متوقع رہی۔ اس نے نہ صرف امریکا بلکہ اسرائیل کی بعض توقعات کو بھی چیلنج کیا۔ بعض تجزیوں کے مطابق ایران نے ایسے اقدامات کیے جنہوں نے مخالفین کے ابتدائی اندازوں کو بدلنے پر مجبور کر دیا، اگرچہ یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہوگا کہ یہ برتری وقتی ہے یا دیرپا۔

اس کشیدگی کا ایک اہم پہلو مالی اثرات بھی ہیں، جو اکثر جنگی صورتحال میں نمایاں ہو جاتے ہیں۔ امریکا جیسے مضبوط معاشی ڈھانچے کے حامل ملک کے لیے بھی طویل یا پیچیدہ تنازع اخراجات میں اضافے اور اندرونی دباؤ کا باعث بن سکتا ہے۔ کچھ رپورٹس میں یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ اس صورتحال نے امریکی معیشت کے بعض پہلوؤں پر اثر ڈالا ہے اور روزمرہ زندگی کے کچھ شعبوں میں بھی اس کے اثرات محسوس کیے جا رہے ہیں، اگرچہ ان اثرات کی شدت اور پائیداری کے بارے میں ابھی واضح تصویر موجود نہیں۔

سیاسی سطح پر بھی ڈونلڈ ٹرمپ کی قیادت اور فیصلوں پر بحث جاری ہے۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ اس تنازع نے ان کی عوامی مقبولیت کو متاثر کیا ہے اور سیاسی منظرنامے میں ان کے گراف میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم سیاست میں عوامی رجحانات اکثر حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں، اس لیے اس پہلو کو بھی حتمی قرار دینا مناسب نہیں ہوگا۔

جنگ یا کشیدگی کے دوران بیانات اور پالیسی میں تبدیلیاں بھی ایک فطری امر ہوتی ہیں۔ اگر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے کسی مرحلے پر کشیدگی کم کرنے یا جنگ کے خاتمے کی بات کی جاتی ہے تو اسے مختلف زاویوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ کچھ ماہرین اسے حکمت عملی کی تبدیلی قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض اسے دباؤ کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ حقیقت شاید ان دونوں کے درمیان کہیں موجود ہو، کیونکہ عالمی سیاست میں فیصلے اکثر کئی عوامل کے امتزاج سے وجود میں آتے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی جنگ یا کشیدگی کے اثرات فوری طور پر ختم نہیں ہوتے۔ چاہے میدانِ عمل میں صورتحال کسی بھی سمت جائے، اس کے معاشی، سیاسی اور نفسیاتی اثرات طویل عرصے تک باقی رہ سکتے ہیں۔ بعض مبصرین اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اس تنازع کے اثرات امریکا کے لیے بھی دیرپا ہو سکتے ہیں، لیکن اس بارے میں کوئی حتمی بات کہنا ابھی ممکن نہیں۔ اس پورے منظرنامے میں ایک اور اہم پہلو معلومات کی نوعیت اور اس تک رسائی کا ہے۔ مختلف ذرائع سے آنے والی خبریں اور تجزیات ایک تصویر ضرور پیش کرتے ہیں، مگر وہ ہمیشہ مکمل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی پالیسیوں اور اس تنازع کے نتائج کے بارے میں مختلف آراء سامنے آ رہی ہیں، جو اس صورتحال کی پیچیدگی کو مزید واضح کرتی ہیں۔

ایران، امریکا اور خطے کی دیگر قوتوں کے درمیان یہ کشیدگی ایک مسلسل بدلتی ہوئی کہانی ہے۔ ممکن ہے کہ آنے والے دنوں میں حالات میں نرمی آئے، یا کوئی نیا موڑ سامنے آ جائے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ فریقین کسی ایسے راستے کی تلاش کریں جو کشیدگی کو کم کر سکے، جیسا کہ عالمی سیاست میں ماضی میں کئی بار دیکھا گیا ہے۔

فی الحال جو تصویر سامنے آ رہی ہے، اس میں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ تنازع سادہ نہیں بلکہ کئی جہتوں پر مشتمل ہے، جس میں ہر پیش رفت نئے سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے یہ صورتحال ایک اہم امتحان کے طور پر دیکھی جا رہی ہے، جہاں فیصلوں کے اثرات نہ صرف فوری بلکہ طویل المدتی بھی ہو سکتے ہیں۔

ایسے میں ضروری ہے کہ اس تمام صورتحال کو حتمی نتائج کے بجائے ایک جاری عمل کے طور پر دیکھا جائے۔ بدلتے حالات، نئے بیانات اور زمینی حقائق وقت کے ساتھ مزید وضاحت پیدا کریں گے۔ تب تک محتاط تجزیہ اور متوازن نقطہ نظر ہی زیادہ مناسب راستہ ہے، کیونکہ عالمی سیاست میں آج کا یقین کل کی غیر یقینی میں بدل سکتا ہے۔

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

پیٹرول سستا، مگر حکومت کا
ادھورا ریلیف، عوام پھر بھی پریشان

نشیب وفراز
نشید آفاقی

حکومت کی جانب سے گزشتہ رات پیٹرول کی قیمت میں 80 روپے کی نمایاں کمی کا اعلان بظاہر ایک بڑا اور خوش آئند قدم محسوس ہوا۔ مہنگائی کے بوجھ تلے دبی عوام کے لیے یہ خبر کسی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے کم نہ تھی۔ سوشل میڈیا پر مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہوا، لوگوں نے اسے ایک بڑا ریلیف قرار دیا، اور کئی شہریوں نے طویل عرصے بعد سکون کا سانس لیا۔ مگر یہ خوشی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی، کیونکہ جیسے ہی حقیقت کا دوسرا پہلو سامنے آیا — یعنی ڈیزل کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی — تو یہ ریلیف ادھورا محسوس ہونے لگا۔

پاکستان جیسے ملک میں، جہاں معیشت کا بڑا حصہ زمینی ٹرانسپورٹ پر انحصار کرتا ہے، ڈیزل کی اہمیت پیٹرول سے کہیں زیادہ ہے۔ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں اور مال بردار گاڑیوں کا زیادہ تر دارومدار ڈیزل پر ہوتا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جو شہروں سے دیہات اور بندرگاہوں سے منڈیوں تک اشیائے ضروریہ کی ترسیل کو ممکن بناتا ہے۔ ایسے میں اگر پیٹرول سستا ہو جائے مگر ڈیزل اپنی پرانی قیمت پر برقرار رہے، تو مہنگائی کے بنیادی ڈھانچے میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آتی۔

یہی وجہ ہے کہ پیٹرول کی قیمت میں کمی کے باوجود عام آدمی کی زندگی میں وہ آسانی پیدا نہیں ہو سکی جس کی توقع کی جا رہی تھی۔ موٹر سائیکل یا کار رکھنے والے افراد کو تو کچھ حد تک ریلیف ملا، مگر وہ شہری جو روزانہ پبلک ٹرانسپورٹ پر انحصار کرتے ہیں، ان کے لیے حالات جوں کے توں ہیں۔ کرایوں میں کوئی واضح کمی دیکھنے میں نہیں آئی، بلکہ بعض علاقوں میں ٹرانسپورٹرز نے احتجاجاً گاڑیاں کم کر دیں، جس سے شہریوں کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ٹرانسپورٹرز کا موقف بھی قابل غور ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک ڈیزل کی قیمت کم نہیں ہوگی، ان کے اخراجات میں کوئی کمی ممکن نہیں۔ ایندھن ان کے کاروبار کا بنیادی جزو ہے، اور اسی کی بنیاد پر وہ کرایوں کا تعین کرتے ہیں۔ اگر ڈیزل مہنگا رہے گا تو وہ نہ صرف کرایوں میں کمی نہیں کر سکتے بلکہ بعض صورتوں میں انہیں سروسز محدود کرنے پر بھی مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس صورتحال میں نقصان براہ راست عوام کو اٹھانا پڑتا ہے۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حکومت نے واقعی مکمل تصویر کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا؟ یا پھر یہ اقدام محض وقتی ریلیف دینے اور عوامی ردعمل کو کم کرنے کے لیے کیا گیا؟ پالیسی سازی میں توازن نہ ہو تو ایسے اقدامات بظاہر مثبت ہونے کے باوجود مطلوبہ نتائج نہیں دے پاتے۔

پیٹرول کی قیمت میں کمی ایک اچھا قدم ضرور ہے، مگر اگر اس کے ساتھ ڈیزل کی قیمت بھی مناسب سطح پر نہ لائی جائے تو یہ ریلیف محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔

مہنگائی کا مسئلہ صرف ایندھن تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پوری معیشت میں پھیل جاتے ہیں۔ جب ٹرانسپورٹ مہنگی ہو تو اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ سبزی، آٹا، چینی، اور دیگر بنیادی اشیاء ▯ کی قیمتوں میں استحکام اسی وقت ممکن ہے جب ترسیلی اخراجات کم ہوں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو ڈیزل کی قیمت میں کمی نہ کرنا دراصل مہنگائی کے بڑے مسئلے کو جوں کا توں برقرار رکھنے کے مترادف ہے۔

عوامی سطح پر بھی اس فیصلے کو ملا جلا ردعمل ملا ہے۔ ایک طرف خوشی ہے کہ پیٹرول سستا ہوا، دوسری طرف مایوسی ہے کہ اس کا اثر روزمرہ زندگی پر مکمل طور پر نہیں پڑ رہا۔ شہریوں کی ایک بڑی تعداد اب بھی ٹرانسپورٹ کے مسائل، مہنگے کرایوں اور اشیائے ضروریہ کی بلند قیمتوں سے پریشان ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جزوی اقدامات سے مسائل کا مکمل حل ممکن نہیں۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کو محض ایک قیمت کے اتار چڑھاؤ کے طور پر نہ دیکھے بلکہ اسے ایک جامع معاشی چیلنج کے طور پر سمجھے۔ وقتی ریلیف دینے کے بجائے طویل المدتی حکمت عملی اپنانا وقت کی ضرورت ہے۔ اس میں نہ صرف ایندھن کی قیمتوں میں توازن شامل ہونا چاہیے بلکہ متبادل توانائی کے ذرائع، پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام کی بہتری، اور ٹیکسوں و لیویز کے بوجھ میں کمی جیسے اقدامات بھی شامل ہونے چاہئیں۔

مزید برآں، پالیسی سازی میں شفافیت اور تسلسل بھی نہایت اہم ہے۔ عوام کو یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ کیے جانے والے فیصلے وقتی دباؤ کے تحت نہیں بلکہ ایک واضح اور مربوط حکمت عملی کے تحت کیے جا رہے ہیں۔ جب عوام کو اعتماد حاصل ہوگا تو وہ مشکل فیصلوں کو بھی بہتر انداز میں قبول کر سکیں گے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت مختلف شعبوں کے اسٹیک ہولڈرز، خصوصاً ٹرانسپورٹرز، تاجروں اور عوامی نمائندوں سے مشاورت کرے۔ یکطرفہ فیصلے اکثر زمینی حقائق سے ہم آہنگ نہیں ہوتے، جس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ مسائل کم ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔

آخر کار، یہ حقیقت نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ کسی بھی معاشی پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس کے عوامی اثرات پر ہوتا ہے۔ اگر عوام کو حقیقی ریلیف نہ ملے تو اعداد و شمار کی بہتری یا اعلانات کی چمک اپنی اہمیت کھو دیتی ہے۔ پیٹرول کی قیمت میں کمی ایک مثبت پیشرفت ضرور ہے۔ مگر جب تک یہ ریلیف مکمل اور ہمہ جہت نہیں ہوگا، تب تک عوامی پریشانیوں میں خاطر خواہ کمی ممکن نہیں۔

آج کی صورتحال میں عوام ایک عجیب کشمکش کا شکار ہے۔ خوشی بھی ہے اور تشویش بھی۔ ایک طرف پیٹرول سستا ہونے کا احساس، دوسری طرف مہنگی ٹرانسپورٹ اور اشیائے ضروریہ کی بلند قیمتیں۔ یہی تضاد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا بلکہ اس کا صرف ایک حصہ چھیڑا گیا ہے۔

لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ اقدام ایک ادھورا ریلیف ہے۔ حکومت اگر واقعی عوام کو سہولت دینا چاہتی ہے تو اسے پالیسیوں میں ہم آہنگی اور توازن پیدا کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ایسے اقدامات وقتی خوشی تو دے سکتے ہیں، مگر دیرپا سکون فراہم نہیں کر سکتے۔ عوام آج بھی اسی سوال کے ساتھ کھڑی ہے: ریلیف ملا، مگر مکمل کیوں نہیں؟

پاکستان ایشیا کے تجارتی راستوں کا ابھرتا ہوا گیٹ وے

پاکستان واچ رپورٹ

پاکستان تیزی سے ایک ایسے ملک کے طور پر ابھر رہا ہے جو نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی معاشی اور سفارتی اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بدلتی ہوئی عالمی سیاسی و معاشی صورتحال میں پاکستان کی جغرافیائی حیثیت، مؤثر سفارتکاری اور جاری معاشی اصلاحات نے اسے ایشیا کے تجارتی راستوں کا ایک کلیدی گیٹ وے بنا دیا ہے۔ مشیر وزیر خزانہ خرم شہزاد کے حالیہ بیانات اس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان نہ صرف داخلی استحکام کی جانب گامزن ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک بااعتماد شراکت دار کے طور پر اپنی پہچان مضبوط کر رہا ہے۔

پاکستان کی سب سے بڑی طاقت اس کا جغرافیائی محل وقوع ہے۔ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، مشرق وسطی اور چین کے درمیان واقع پاکستان قدرتی طور پر ایک تجارتی راہداری کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) جیسے منصوبے پاکستان کو علاقائی تجارت کا مرکز بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ گوادر بندرگاہ سے لے کر شمالی علاقوں تک پھیلا ہوا انفراسٹرکچر نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کے لیے تجارتی مواقع پیدا کر رہا ہے۔

خرم شہزاد کے مطابق پاکستان نے حالیہ برسوں میں کامیاب سفارتکاری کے ذریعے اپنی بین الاقوامی ساکھ کو بہتر بنایا ہے۔ امریکا، ایران اور خلیجی ممالک کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے دوران پاکستان کا متوازن اور ذمہ دارانہ کردار اسے ایک اہم ثالث کے طور پر سامنے لا رہا ہے۔ یہ سفارتی حکمت عملی نہ صرف خطے میں امن و استحکام کے لیے اہم ہے بلکہ پاکستان کی عالمی حیثیت کو بھی مستحکم کرتی ہے۔

معاشی میدان میں بھی پاکستان نے قابلِ ذکر پیش رفت کی ہے۔ آئی ایم ایف پروگرام کا تسلسل اور اس کے تحت کی جانے والی اصلاحات نے معیشت کو استحکام فراہم کیا ہے۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر کا مسلسل 33 ہفتوں تک بڑھنا اور تقریباً 21.7 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی مالی پوزیشن مضبوط ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایندھن کے ذخائر میں بہتری اور ان کی دستیابی میں اضافہ بھی معاشی استحکام کی ایک مثبت علامت ہے۔

کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس کا ایک سال کی بلند ترین سطح پر پہنچنا بیرونی شعبے میں بہتری کا واضح اشارہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی برآمدات میں اضافہ اور درآمدات پر بہتر کنٹرول قائم کیا جا رہا ہے۔ ترسیلات زر میں 11 فیصد اضافہ اور آئی ٹی برآمدات میں 20 فیصد نمو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ پاکستان کے اوورسیز پاکستانی اور ٹیکنالوجی سیکٹر معیشت کے اہم ستون بن چکے ہیں۔

صنعتی شعبے میں بھی نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ بڑی صنعتوں (LSM) میں 12.1 فیصد ماہانہ اور 10.5 فیصد سالانہ اضافہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پیداواری سرگرمیاں تیزی سے بحال ہو رہی ہیں۔ مجموعی اقتصادی نمو 5.8 فیصد تک پہنچنا ایک مثبت اشارہ ہے جو سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید مضبوط کرتا ہے۔

ڈیجیٹل معیشت کے میدان میں پاکستان کی پیش رفت بھی قابلِ ذکر ہے۔ 5 جی آکشن میں 500 ملین ڈالر سے زائد سرمایہ کاری اس بات کا ثبوت ہے کہ عالمی سرمایہ کار پاکستان کی ڈیجیٹل مارکیٹ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ سرمایہ کاری نہ صرف ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبے کو ترقی دے گی بلکہ ای کامرس، فن ٹیک اور دیگر ڈیجیٹل سروسز کو بھی فروغ دے گی۔

پاکستان میں بڑے عالمی سرمایہ کاروں کی جانب سے اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کے اعلانات بھی ایک مثبت پیش رفت ہیں۔ یہ سرمایہ کاری توانائی، انفراسٹرکچر، آئی ٹی اور مینوفیکچرنگ جیسے اہم شعبوں میں کی جا رہی ہے، جو نہ صرف روزگار کے مواقع پیدا کرے گی بلکہ معیشت کو مزید مستحکم بنائے گی۔

پاکستان کی بندرگاہیں، خصوصاً کراچی اور گوادر، علاقائی تجارت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ حکومت کی جانب سے ٹرانس شپمنٹ کے فروغ اور بندرگاہوں کی گنجائش میں اضافے کے اقدامات پاکستان کو ایک علاقائی لاجسٹکس ہب بنانے میں مدد دے رہے ہیں۔ وسطی ایشیائی ممالک، افغانستان اور چین کے ساتھ زمینی اور سمندری روابط میں بہتری سے تجارتی سرگرمیوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔

مزید برآں، پاکستان کی توانائی پالیسی میں اصلاحات اور متبادل توانائی کے منصوبے بھی معیشت کو سہارا دے رہے ہیں۔ قابلِ تجدید توانائی کے منصوبوں، جیسے سولر اور ونڈ پاور، میں سرمایہ کاری نہ صرف توانائی کے بحران کو کم کر رہی ہے بلکہ ماحولیاتی بہتری میں بھی کردار ادا کر رہی ہے۔

تعلیم اور ہنر مندی کے شعبے میں بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ نوجوانوں کو جدید تقاضوں کے مطابق تیار کیا جا سکے۔ آئی ٹی اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں بڑھتی ہوئی مہارتیں پاکستان کو عالمی ڈیجیٹل معیشت میں ایک اہم کھلاڑی بنانے میں مدد دے رہی ہیں۔

اگرچہ پاکستان کو ابھی بھی کئی چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے مہنگائی، قرضوں کا بوجھ اور سیاسی عدم استحکام، لیکن حالیہ پیش رفت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ملک درست سمت میں گامزن ہے۔ حکومت کی جانب سے پائیدار اصلاحات، شفاف پالیسی سازی اور سرمایہ کار دوست ماحول کی فراہمی مستقبل میں مزید بہتری کی راہ ہموار کرے گی۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان ایک نئے معاشی دور میں داخل ہو رہا ہے جہاں وہ نہ صرف اپنے داخلی مسائل پر قابو پا رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط اور بااعتماد شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ایشیا کے تجارتی راستوں کے لیے ایک اہم گیٹ وے کے طور پر پاکستان کا کردار مستقبل میں مزید اہمیت اختیار کرے گا، اور یہ پیش رفت نہ صرف ملک بلکہ پورے خطے کے لیے خوش آئند ثابت ہوگی۔

یورپی ممالک کو ہنرمند نوجوانوں کی تلاش

جرمنی جاؤ۔۔۔مستقبل سنوارو

بھارت نے ملازمتیں ہتھیانے کی تیاری کرلی، پاکستان کہاں کھڑا ہے؟

پاکستان واچ رپورٹ

دنیا اس وقت ایک خاموش مگر انتہائی اہم تبدیلی سے گزر رہی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک، خاص طور پر جرمنی، اپنی معیشت کو چلانے کے لیے ہنر مند افرادی قوت کی شدید کمی کا سامنا کر رہے ہیں۔ فیکٹریاں ہوں، اسپتال ہوں یا آئی ٹی کمپنیاں ہر شعبہ افراد کی تلاش میں ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جسے دنیا کے کئی ممالک نے موقع میں بدل دیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان اس سنہری موقع کو پوری طرح سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ جرمنی میں اس وقت لاکھوں ملازمتیں خالی ہیں۔ بڑھتی عمر کی آبادی اور کم ہوتی لیبر فورس نے جرمن معیشت کو ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں بیرونی ہنر مند افراد ناگزیر ہو چکے ہیں۔ جرمن حکومت نے امیگریشن قوانین کو نرم کیا ہے، "اسکلڈ ورکرز" کے لیے راستے کھول دیے ہیں، حتیٰ کہ "چانس کارڈ" جیسے پروگرامز متعارف کروائے گئے ہیں تاکہ دنیا بھر سے ہنر مند افراد وہاں آ کر کام کر سکیں۔ یہ کوئی معمولی موقع نہیں بلکہ ایک ایسا تاریخی موقع ہے جو شاید بار بار نہ آئے۔

دوسری جانب بھارت نے اس موقع کو فوراً بھانپ لیا۔ بھارت نے نہ صرف اپنے نوجوانوں کو جرمن زبان سکھانے پر سرمایہ کاری کی بلکہ اس نے اپنی یونیورسٹیوں، ٹیکنیکل اداروں اور نجی شعبے کو بھی اس مقصد کے لیے متحرک کیا۔ بھارتی حکومت نے جرمنی کے ساتھ باضابطہ معاہدے کیے، اپنی افرادی قوت کو عالمی معیار کے مطابق تیار کیا اور نتیجتاً آج بھارتی نوجوان بڑی تعداد میں جرمنی میں روزگار حاصل کر رہے ہیں۔ یہ صرف روزگار نہیں بلکہ ایک معاشی حکمت عملی ہے جس کے ذریعے بھارت مسلسل زرمبادلہ حاصل کر رہا ہے۔

اب سوال پھر وہی ہے: پاکستان کیوں پیچھے ہے؟

کیا ہمارے پاس صلاحیت کی کمی ہے؟ ہرگز نہیں۔

کیا ہمارے نوجوان عالمی معیار پر پورا نہیں اتر سکتے؟ بالکل اتر سکتے ہیں۔

اصل مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم نے ابھی تک اس موقع کو قومی ترجیح نہیں بنایا۔

پاکستان کے پاس ایک بہت بڑی طاقت موجود ہے نوجوان آبادی۔ اگر اس طاقت کو صحیح سمت دے دی جائے تو یہ نہ صرف ملکی معیشت کو سہارا دے سکتی ہے بلکہ دنیا میں پاکستان کا مثبت تشخص بھی اجاگر کر سکتی ہے۔ جرمنی جیسے ملک میں پاکستانیوں کی موجودگی پہلے سے ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ راستہ موجود ہے، صرف اس راستے کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں ایک اور اہم پہلو سامنے آتا ہے گلوبل کمپٹیشن۔ آج صرف بھارت ہی نہیں بلکہ بنگلہ دیش، فلپائن اور ویتنام جیسے ممالک بھی اس دوڑ میں شامل ہیں۔ یہ ممالک اپنی افرادی قوت کو منظم انداز میں یورپ بھیج رہے ہیں۔ اگر پاکستان نے اس مقابلے میں حصہ نہ لیا تو ہم ایک بار پھر ایک بڑے موقع سے محروم ہو سکتے ہیں۔

اب وقت ہے کہ پاکستان ایک جامع اور جارحانہ حکمت عملی اپنائے۔

سب سے پہلے، حکومت کو چاہیے کہ جرمنی کے ساتھ فوری طور پر اسٹریٹجک لیبر پارٹنرشپ قائم کرے۔ اس کے تحت مخصوص شعبوں میں پاکستانیوں کے لیے روزگار کے دروازے کھولے جا سکتے ہیں۔ خاص طور پر ہیلتھ کیئر سیکٹر (نرسز اور پیرامیڈیکل اسٹاف)، آئی ٹی، انجینئرنگ اور ہنر مند مزدوری کے شعبے ایسے ہیں جہاں پاکستانی نوجوان بہترین کارکردگی دکھا سکتے ہیں۔

دوسرا، پاکستان کو اپنے تعلیمی اور ٹریننگ نظام میں انقلابی تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو صرف تعلیم نہیں بلکہ قابلِ استعمال ہنر (Skills Employable) دینے ہوں گے۔ ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔

تیسرا، جرمن زبان کو قومی سطح پر فروغ دینا ہوگا۔ اگر چین کے لیے چینی زبان سیکھی جا سکتی ہے اور خلیجی ممالک کے لیے عربی، تو جرمنی کے لیے جرمن زبان کیوں نہیں؟ اس کے لیے سرکاری سطح پر اقدامات ناگزیر ہیں۔

چوتھا، اوورسیز ایمپلائمنٹ کے نظام کو مکمل طور پر ڈیجیٹل اور شفاف بنانا ہوگا۔ ایک ایسا پورٹل ہونا چاہیے جہاں ہر نوجوان آسانی سے رجسٹر ہو سکے، نوکری تلاش کر سکے اور محفوظ طریقے سے بیرون ملک جا سکے۔

پانچواں اور نہایت اہم پہلو ہے ڈائسپورا انگیجمنٹ۔ جرمنی میں موجود پاکستانی کمیونٹی کو فعال بنایا جائے تاکہ وہ نئے آنے والوں کی رہنمائی کر سکے۔ یہ کمیونٹی پاکستان کے لیے ایک پل کا کردار ادا کر سکتی ہے۔

اگر ان اقدامات پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے تو پاکستان کے لیے امکانات بے حد روشن ہیں۔ ترسیلات زر میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے، بے روزگاری کم ہو سکتی ہے اور عالمی سطح پر پاکستان کا امیج بہتر ہو سکتا ہے۔

یہ صرف معیشت کی بات نہیں، یہ مستقبل کی بات ہے۔

تصور کریں ایک ایسا پاکستان جہاں نوجوان بے روزگاری سے مایوس نہ ہوں بلکہ عالمی مواقع سے جڑے ہوں، جہاں زرمبادلہ کے ذخائر مضبوط ہوں، جہاں دنیا پاکستانی ہنر کو تسلیم کرے یہ سب ممکن ہے، اور اس کی کنجی جرمنی جیسے مواقع میں پوشیدہ ہے۔

آخر میں، یہ وقت فیصلے کا ہے۔

دنیا آگے بڑھ رہی ہے، مواقع دروازے کھٹکھٹا رہے ہیں،

جرمنی ہاتھ بڑھا رہا ہے

اور ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم اس ہاتھ کو تھامیں گے یا ایک بار پھر موقع گنوا دیں گے۔

یہ صرف حکومت کا امتحان نہیں، بلکہ ایک قومی امتحان ہے۔

اگر ہم نے آج درست فیصلہ کر لیا، تو آنے والی نسلیں ہمیں یاد رکھیں گی کہ ہم نے ایک موقع کو تاریخ میں بدل دیا۔

گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی سے جاپان کے قونصل جنرل ہاتوری مسارو کی ملاقات

پاک جاپان دوطرفہ تعلقات، تعلیم، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال

گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی سے جاپان کے قونصل جنرل ہاتوری مسارو نے گورنر ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر جاپانی قونصل جنرل نے گورنر سندھ کو عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی۔ ملاقات میں پاک جاپان دوطرفہ تعلقات، تعلیم، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے آئی ٹی کورسز اور نوجوانوں کی فنی تربیت کو مزید مؤثر

سرمایہ کاروں کے لیے وسیع مواقع موجود ہیں، جبکہ آئی ٹی سیکٹر میں پاک جاپان تعاون سے برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں سرمایہ کاروں کے لیے ہنرمند افرادی قوت دستیاب ہے اور سندھ کی زرخیز زمین زراعت کے لیے انتہائی موزوں ہے۔ گورنر سندھ نے تجویز دی کہ گورنر ہاؤس میں پاک جاپان بزنس کانفرنس کا انعقاد کیا جائے، جس میں جاپانی

کلچرل، فلاور اور دیگر فیسٹیولز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سی فوڈ پاکستان اور جاپان کی مشترکہ کمپنیوں کے ذریعے جاپان برآمد کیے جا رہے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔

لیے ہنرمند افرادی قوت دستیاب ہے اور سندھ کی زرخیز زمین زراعت کے لیے انتہائی موزوں ہے۔ گورنر سندھ نے تجویز دی کہ گورنر ہاؤس میں پاک جاپان بزنس کانفرنس کا انعقاد کیا جائے، جس میں جاپانی سرمایہ کاروں، ماہرین اور کاروباری شخصیات کو مدعو کیا جائے تاکہ انہیں پاکستان کے مختلف شعبوں کی استعداد سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس موقع پر جاپانی قونصل جنرل نے کہا کہ جاپان گزشتہ برسوں سے پاکستان میں تعلیم، صحت اور خوراک کے شعبوں میں معاونت فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ الخیر اسکول کی گزشتہ 15 سال سے معاونت جاری ہے، جبکہ گراس روٹ سطح پر گرین روٹ ہیومن سیکیورٹی منصوبہ بھی کامیابی سے جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 1800 سے زائد پاکستانی طلبہ جاپان کی مختلف جامعات میں زیر تعلیم ہیں اور ہر سال اسکالرشپ پروگرام کا اعلان کیا جاتا ہے جس سے بڑی تعداد میں پاکستانی طلبہ مستفید ہوتے ہیں، جبکہ جاپانی طلبہ بھی پاکستان کی مختلف جامعات میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قونصل جنرل کے مطابق پاک جاپان بزنس فورم کے تحت منعقدہ کانفرنس میں جاپانی سرمایہ کاروں نے پاکستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی، جبکہ کراچی میں جاپان کے تعاون سے کلچرل، فلاور اور دیگر فیسٹیولز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سی فوڈ پاکستان اور جاپان کی مشترکہ کمپنیوں کے ذریعے جاپان برآمد کیے جا رہے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔

بنانے اور انہیں ہنرمند بنانے کے لیے مشترکہ اقدامات پر زور دیا، جبکہ ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لیے بھی مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ گفتگو کے دوران جائیکا کے جاری منصوبوں اور کراچی سرکلر ریلوے سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے، جبکہ نوجوانوں کے لیے ایکسچینج پروگرام کے فروغ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی نے کہا کہ پاکستان جاپان کی جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے۔

انہوں نے کہا کہ مائننگ، آئل و کول، فشریز اور زراعت سمیت مختلف شعبوں میں جاپانی سرمایہ کاروں کے لیے وسیع مواقع موجود ہیں، جبکہ آئی ٹی سیکٹر میں پاک جاپان تعاون سے برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں سرمایہ کاروں کے گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی سے جاپان کے قونصل جنرل ہاتوری مسارو کی ملاقات پاک جاپان دوطرفہ تعلقات، تعلیم، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی سے

جاپان کے قونصل جنرل ہاتوری مسارو نے گورنر ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر جاپانی قونصل جنرل نے گورنر سندھ کو عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی۔ ملاقات میں پاک جاپان دوطرفہ تعلقات، تعلیم، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے آئی ٹی کورسز اور نوجوانوں کی فنی تربیت کو مزید مؤثر بنانے اور انہیں ہنرمند بنانے کے لیے مشترکہ اقدامات پر زور دیا، جبکہ ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لیے بھی مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ گفتگو کے دوران جائیکا کے جاری منصوبوں اور کراچی سرکلر ریلوے سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے، جبکہ نوجوانوں کے لیے ایکسچینج پروگرام کے فروغ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر سندھ محمد نہال ہاشمی نے کہا کہ پاکستان جاپان کی جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مائننگ، آئل و کول، فشریز اور زراعت سمیت مختلف شعبوں میں جاپانی

سرمایہ کاروں، ماہرین اور کاروباری شخصیات کو مدعو کیا جائے تاکہ انہیں پاکستان کے مختلف شعبوں کی استعداد سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس موقع پر جاپانی قونصل جنرل نے کہا کہ جاپان گزشتہ برسوں سے پاکستان میں تعلیم، صحت اور خوراک کے شعبوں میں معاونت فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ الخیر اسکول کی گزشتہ 15 سال سے معاونت جاری ہے، جبکہ گراس روٹ سطح پر گرین روٹ ہیومن سیکیورٹی منصوبہ بھی کامیابی سے جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 1800 سے زائد پاکستانی طلبہ جاپان کی مختلف جامعات میں زیر تعلیم ہیں اور ہر سال اسکالرشپ پروگرام کا اعلان کیا جاتا ہے جس سے بڑی تعداد میں پاکستانی طلبہ مستفید ہوتے ہیں، جبکہ جاپانی طلبہ بھی پاکستان کی مختلف جامعات میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قونصل جنرل کے مطابق پاک جاپان بزنس فورم کے تحت منعقدہ کانفرنس میں جاپانی سرمایہ کاروں نے پاکستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی، جبکہ کراچی میں جاپان کے تعاون سے

معاشی، سماجی اور فلاحی سرگرمیوں کا فروغ خوش آئند ہے، ڈاکٹر شہباز علی ملک

پاک افریقہ اکنامک کونسل کے چیئرمین اور معروف صنعتکار، مینیجنگ ڈائریکٹر پاپولر گروپ آف انڈسٹریز، ڈاکٹر شہباز علی ملک نے نارتھ

خصوصاً افریقی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کے فروغ میں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی بندرگاہیں، صنعتی زونز اور تجارتی مراکز ملک کی

کی کہ پاک-افریقہ بزنس فورمز، تجارتی نمائشوں اور سرمایہ کاری کے مواقع کو فروغ دیا جائے تاکہ دوطرفہ تجارت میں اضافہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا

کراچی میں ملک عبدالناصر خلجی ایڈوکیٹ کی جانب سے مستحقین اور ضرورتمندوں میں تحائف کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں معاشی، سماجی اور فلاحی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے کوششیں جاری رہیں گی اور شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ تقریب میں لائنز کلب کے ڈاکٹر فرقان، جمعیت علمائے پاکستان کے ملک محمد شکیل قاسمی، ڈی ایس پی ملک محمد عارف خان، نجمہ اکبر، شبنم اشفاق، پیر ارشد حسین اشرفی، پیر شیخ مقصود حسین بندگی، آرٹس کونسل کے شاہد محی الدین، نورین خان سمیت دیگر شخصیات کی بڑی تعداد شریک تھی۔ ڈاکٹر شہباز علی ملک نے اپنے خطاب میں کہا کہ کراچی پاکستان کا سب سے اہم معاشی مرکز ہے اور اس شہر کی ترقی نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہے،

اقتصادی شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں اور اگر شہر کے انفراسٹرکچر، بندرگاہی نظام اور تجارتی

سہولیات کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے تو یہ پاکستان اور افریقہ کے درمیان مضبوط معاشی پل بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر شہباز علی ملک نے حکومت سے اپیل

کہ کراچی میں امن و امان کی بہتری، ٹریفک کے مسائل کا حل، اور بجلی و پانی کی بلاتعطل فراہمی نہ صرف مقامی کاروبار بلکہ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں بھی اضافہ کرے گی۔ افریقی مارکیٹس کو ابھرتی ہوئی منڈی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے لیے یہ سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی برآمدات کو وسعت دے اور نئے تجارتی شراکت دار تلاش کرے۔ مستحقین میں عید کے تحائف کی تقسیم کے موقع پر ملک عبدالناصر خلجی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت مند خاندانوں کا خیال رکھنا ہر شہری کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور ایسے اقدامات سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کراچی میں معاشی، سماجی اور فلاحی سرگرمیوں کو فروغ دینے، شہری سہولیات کی بہتری اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ شہر ایک پرامن، ترقی یافتہ اور خوشحال مرکز بن سکے۔

زندگی بچانے والی ادویات کی قلت ایک سنگین بحران کی شکل اختیار کر چکی ہے، پی ایم اے

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے حالیہ میڈیا رپورٹس پر گہری تشویش اور شدید اضطراب کا اظہار کیا ہے جن میں پاکستان میں کینسر کے مریضوں کی

ابتر صورتحال کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جدید علاج اور کینسر کی ضروری ادویات کی مسلسل عدم دستیابی کے باعث مریض مجبوری کے تحت اسمگل شدہ، غیر رجسٹرڈ اور ممکنہ طور پر جعلی ادویات استعمال کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پی ایم اے کے مطابق زندگی بچانے والی ادویات کی قلت اب محض ایک انتظامی مسئلہ نہیں رہی بلکہ ایک سنگین انسانی بحران کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ہزاروں مریض ایک طرف جان لیوا بیماری کے عذاب میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف قانونی اور قابل برداشت قیمت پر علاج تک رسائی سے محروم ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن اس صورتحال کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھتی ہے۔ یہ ناقابل قبول ہے کہ ایک منظم صحت کے نظام کے باوجود مریض

اپنی بقا کے لیے اسمگلروں کے رحم و کرم پر ہوں۔ اس کمی کے باعث نہ صرف ماہرین کینسر کی کاوشیں متاثر ہو رہی ہیں بلکہ مریضوں کی جان بھی خطرے

میں پڑ رہی ہے کیونکہ وہ ایسی ادویات استعمال کرنے پر مجبور ہیں جن کی کوالٹی، معیار اور کولڈ چین کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ پی ایم اے کا موقف ہے کہ جدید کینسر ادویات کی قلت ادارہ جاتی غفلت اور متعلقہ حکام کی ناقص منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ ایسوسی ایشن اس بات پر زور دیتی ہے کہ صحت کا حق ایک بنیادی انسانی حق ہے، اور ضروری ادویات کی دستیابی کو یقینی نہ بنانا اس حق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

پنجاب نے اپنا کھیت، اپنا روزگار اسکیم کے قواعد کو حتمی شکل دے دی

زرعی زمین سالانہ صرف 1000 روپے کرایہ پر فراہم کی جائیگی، الاٹمنٹ کیلئے نئی پالیسی تیار

زیادہ سے زیادہ پانچ ایکڑ زمین دس سال کیلئے صرف کاشتکاری کے مقصد کے لیے لیز پر دی جائے گی

پنجاب حکومت نے اپنے اہم منصوبے اپنا کھیت، اپنا روزگار اسکیم کے قواعد وضوابط کو حتمی شکل دے دی ہے۔ اس اسکیم کے تحت حکومت زرعی زمین سالانہ صرف 1000 روپے کرایہ پر فراہم کرے گی۔ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے زرعی زمین کی الاٹمنٹ کے لیے نئی پالیسی تیار کی ہے۔ دستاویزات کے مطابق زیادہ سے زیادہ پانچ ایکڑ زمین دس سال کے لیے صرف کاشتکاری کے مقصد کے لیے لیز پر دی جائے گی۔ زمین کو رہائشی یا تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا سختی سے منع ہوگا۔ مستفید ہونے والے افراد کو خود زمین کاشت کرنا ہوگی اور انہیں ملکیت کے حقوق نہیں دیے جائیں گے، اگر کرایہ ادا نہ کیا گیا تو لیز منسوخ کر دی جائے گی۔ درخواستیں آن لائن پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی اور متعلقہ دفاتر کے ذریعے وصول کی جائیں گی جبکہ الاٹمنٹ کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے کی جائے گی۔ کامیاب درخواست گزاروں کو ترقیاتی گرانٹس بھی فراہم کی جائیں گی۔ ہر خاندان سے صرف ایک فرد اہل ہوگا جبکہ سرکاری ملازمین اور پہلے سے فائدہ اٹھانے والے افراد نااہل قرار دیئے گئے ہیں۔ لیز کی مدت ختم ہونے پر زمین حکومت کو واپس کرنا ہوگی اور خلاف ورزی کی صورت میں بغیر کسی معاوضے کے زمین واپس لی جا سکتی ہے۔ حکام کے مطابق یہ اسکیم زراعت کو فروغ دے گی، دیہی خاندانوں کی مدد کرے گی اور نئے کسانوں کے لیے آمدنی کا پائیدار ذریعہ فراہم کرے گی جس سے یہ صوبے میں خود روزگار کے لیے ایک اہم اقدام ثابت ہوگی۔

وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے کسان دوست ویژنری اقدام سے صوبے کے کاشتکاروں کے مقدر بدلنے لگے

مریم نواز شریف کی ہدایت پر کاشتکاروں کی گرین ٹریکٹر، ویٹ اینڈ رائس کمبائن ہارویسٹر، سپر سیڈر اور جدید زرعی مشینری تقسیم

صرف 2 سال میں 30 ہزار ٹریکٹر تقسیم کا نیا ریکارڈ، 20 ہزار سے زائد گرین ٹریکٹر کاشتکاروں کو مل گئے، 10 ہزار ٹریکٹرز کی فراہمی کا عمل شروع

سی ایم ہائی ٹیک میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام سے کاشتکاروں کی ویٹ اینڈ رائس کمبائن ہارویسٹر، ہائی پاور ٹریکٹر اور دیگر مشینری تک رسائی ممکن

پنجاب کے کاشتکار کو میکانائزیشن کے ذریعے جدید فارمنگ پر گامزن کر رہے ہیں، لاگت میں کمی اور پیداوار میں اضافہ ہوگا' مریم نواز

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے کسان دوست ویژنری اقدام سے صوبے کے کاشتکاروں کے مقدر بدلنے لگے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر کاشتکاروں کی گرین ٹریکٹر، ویٹ اینڈ رائس کمبائن ہارویسٹر، سپر سیڈر اور جدید زرعی مشینری سے معاونت کی جا رہی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے ویژن کے تحت صرف 2 سال میں کاشتکاروں میں ریکارڈ 30 ہزار ٹریکٹر تقسیم کیے گئے۔ 20 ہزار سے زائد گرین ٹریکٹر کاشتکاروں کو مل گئے جبکہ مزید 10 ہزار ٹریکٹرز کی فراہمی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا صوبے میں زراعت کو جدت کی راہ پر استوار کرنے کے لئے سی ایم ہائی ٹیک میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام کے تحت کاشتکاروں کو ویٹ اینڈ رائس کمبائن ہارویسٹر دیے جا رہے ہیں۔ کاشتکار میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام کے تحت ہائی پاور ٹریکٹرز اور دیگر مشینری بھی حاصل کر سکیں گے۔ سی ایم ہائی ٹیک میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام کے تحت کاشتکاروں اور سروس پرووائڈرز کیلئے 30 ارب روپے لون دیا جا رہا ہے۔ کاشتکاروں کو 4 ارب روپے کی لاگت سے 5 ہزار سپر سیڈر بھی مل گئے۔ پنجاب میں 5 ہزار سپر سیڈر کے استعمال سے گندم کی بوائی کے عمل میں آسانی اور بہتری آ رہی ہے۔ رائس سپر سیڈر کے استعمال سے سموگ کے خاتمے میں مدد مل رہی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا کہنا ہے کہ پنجاب کے کاشتکار کو میکانائزیشن کے ذریعے جدید فارمنگ پر گامزن کر رہے ہیں۔ ایگری کلچر میکانائزیشن سے لاگت میں کمی اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ کاشتکار کو زراعت کے روایتی اور فرسودہ طریقے چھوڑ کر جدید مشینری کا استعمال شروع کرنا ہوگا۔

نجی ایمبولینس سروس کو بھی قانون کے دائرے میں لانیکا فیصلہ

تمام نجی ایمبولینسز کو محکمہ ایمرجنسی سروسز پنجاب میں رجسٹر کروانا لازم ہوگا

ایمرجنسی کی صورت میں قریبی پرائیوٹ ایمبولینس کو ریسکیو 1122 کی جگہ طلب کیا جا سکے گا

نجی ایمبولینس سروس کو بھی قانون کے دائرے میں لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، تمام نجی ایمبولینسز کو محکمہ ایمرجنسی سروسز پنجاب میں رجسٹر کروانا لازم ہوگا۔ پنجاب حکومت نے ایمبولینس سروسز کیلئے نئے قواعد جاری کر دیئے ہیں، ایمرجنسی کی صورت میں قریبی پرائیوٹ ایمبولینس کو ریسکیو 1122 کی جگہ طلب کیا جا سکے گا، محکمہ بوقت ضرورت انہیں ریسکیو ڈبل ون ڈبل ٹو کے متبادل استعمال کر سکے گا، ایمبولینس کا کرایہ فی کلومیٹر فکس ہوگا، عملے کی صحت اور فٹنس لازمی، نظر کی درستگی بھی چیک ہوگی، ایمبولینس کے کرایوں کا تعین محکمہ ایمرجنسی سروسز کرے گا۔ فی کلومیٹر ریٹس، ایندھن کی قیمت، کیٹگری کے مطابق کرائے مقرر ہوں گے، نجی ایمبولینسز کے اضافی چارجز پر پابندی ہوگی، مقررہ ریٹس پر عملدرآمد کرنا ہوگا، پیرامیڈیکل اسٹاف اور ڈرائیورز کیلئے اندراج اور لائسنس کی شرط لازمی ہوگی، ایمبولینس اسٹاف کی صحت اور فٹنس لازمی، نظر کی درستگی بھی چیک ہوگی، متعدی بیماری یا منشیات کی لت میں مبتلا افراد ایمبولینس سروسز میں کام کیلئے نااہل ہوں گے، عملے کا پولیس کریکٹر سرٹیفکیٹ، ٹریننگ سرٹیفکیٹ لازمی ہوگا۔ گاڑی کی ملکیت اور ایکسائز رجسٹریشن کی تصدیق کے بعد ایمبولینس کی اجازت ملے گی، ہر ایمبولینس پر رجسٹریشن اسٹیکر اسکرین، سرٹیفکیٹ نمبر پلیٹ پر لگانا لازم ہوگا، ایمبولینس پر صرف سرخ رنگ کی ایمرجنسی لائٹ اور سائرن لگانے کی اجازت ہوگی، غیر معیاری گاڑیوں کیب طور ایمبولینس کیطور پر استعمال کرنے پر پابندی ہوگی۔ ایمبولینس میں کم از کم تین افراد کیلئے بیٹھنے کی سہولت لازمی قرار دی گئی، ایمبولینس میں آکسیجن سسٹم، فلومیٹرز، اسپائن بورڈ، ہیڈ امو بلائزر، بلڈ پریشر اپریٹس سمیت مختلف آلات لازمی ہوں گے، تمام ایمبولینسز کو نقل و حرکت کا ریکارڈ، مریضوں کی معلومات سسٹم میں درج کرنا ہوگی، خلاف ورزی کرنے والوں کو پنجاب ایمرجنسی سروس ایکٹ کے تحت سزا ہوگی۔

پاکستان انجینئرنگ کونسل نے پاکستانی انجینئرز کیلئے عالمی فری لانس پروگرام شروع کر دیا

پاکستان انجینئرنگ کونسل نے پاکستانی انجینئرز کے لیے ایک بڑے اقدام کا اعلان کرتے ہوئے 5 ہزار انجینئرز کو فری لانسنگ میں تربیت دینے کا پروگرام شروع کر دیا۔ گلوبل انجینئرنگ فری لانس انیشی ایٹو کے تحت انجینئرز کو آن لائن تربیت فراہم کی جائے گی جس میں انہیں بین الاقوامی فری لانس پلیٹ فارمز پر کام کرنے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔ پروگرام کے دوران شرکا کو مضبوط پورٹ فولیو بنانے اور اپنا پہلا فری لانس پروجیکٹ حاصل کرنے کے لیے عملی رہنمائی بھی دی جائے گی۔ چیئرمین پاکستان انجینئرنگ کونسل انجینئر وسیم نذیر نے کہا کہ انجینئرنگ کا شعبہ تیزی سے ڈیجیٹل اور ریموٹ ورک کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس پروگرام کے ذریعے نوجوان انجینئرز کو عالمی مارکیٹ میں نئے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شرکاء کی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی کیریئر اسیسمنٹ بھی کی جائے گی جبکہ اس اقدام سے انجینئرنگ خدمات کی برآمدات میں اضافہ اور ملک کیلئے زرمبادلہ حاصل ہونے کی توقع ہے۔ پروگرام کے تحت انجینئرز کو اپریل کے تیسرے ہفتے میں آن لائن کورس کروایا جائے گا اور پاکستان انجینئرنگ کونسل میں رجسٹرڈ انجینئرز اس کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

پنشن اصلاحات: ایس ای سی پی نے بلوچستان حکومت کے سات پنشن فنڈز کی منظوری دے دی

پنشن اصلاحات: ایس ای سی پی نے بلوچستان حکومت کے سات پنشن فنڈز کی منظوری دے دی پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے سرکاری ملازمین کے لیے کنٹری بیوشن پنشن اسکیمیں متعارف کرنے کے سلسلے میں، سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے حکومتِ بلوچستان کے لیے سات پنشن فنڈز کی منظوری دے دی ہے۔ صوبائی حکومت کے پنشن فنڈز متعارف ہونے سے اب بلوچستان حکومت باقاعدہ طور پر نئے کنٹری بیوشن پنشن سسٹم پر منتقل ہوگئی ہے۔ اس سلے پہلے پنجاب اور خیبر پختونخوا کی حکومتیں کنٹری بیوشن پنشن اسکیمیں متعارف کر چکی ہیں۔ وفاقی حکومت اور سندھ میں پنشن فنڈز کے ڈھانچے کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ ایس ای سی پی پاکستان میں سرکاری ملازمین کے روایتی ڈیفائنڈ بینیفٹ پنشن سسٹم کو نئے کنٹری بیوشن پنشن فریم ورک کی جانب منتقل کرنے میں حکومت کو اہم معاونت فراہم کر رہا ہے۔ نئے پنشن سسٹم سے وفاقی ور صوبائی حکومتوں کے طویل المدتی پنشن واجبات میں نمایاں کمی واقع ہوگی اور مالیاتی استحکام بہتر ہو گا۔ بلوچستان کے لیے منظور کیے گئے سات پنشن فنڈز، بلوچستان کنٹری بیوشن پنشن اسکیم رولز 2025 کے تحت قائم کیے گئے ہیں، جن کا انتظام پانچ لائسنس یافتہ پنشن فنڈ مینیجرز کریں گے۔ ایس ای سی پی نے ان فنڈز کے آفرنگ ڈاکیومنٹس کی بھی منظوری دے دی ہے۔ پاکستان میں وفاقی اور تمام صوبائی حکومتوں نئے کنٹری بیوشن پنشن فریم ورک متعارف کروانے کے لیے درکار قانونی فریم ورک متعارف کروا چکی ہیں۔ پاکستان میں پرانے ڈیفائنڈ بینیفٹ نظام کے تحت کسی بھی ملازم کی پنشن، اس کے آخری تنخواہ اور ملازمت کے سالوں کی بنیاد پر طے کی جاتی تھی، جبکہ اس کی مکمل مالی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی تھی۔ حکومتوں کی پنشن لائیبلٹی میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ اس کے برعکس، ڈیفائنڈ کنٹری بیوشن ماڈل میں ملازم اور آجر دونوں انفرادی پنشن اکاؤنٹس میں حصہ ڈالتے ہیں۔ ملازمین کو اپنی بچت کی گئی پنشن کی رقم پر زیادہ کنٹرول حاصل ہوتا ہے اور شفافیت قائم رہتی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے فوائد، جمع شدہ کنٹری بیوشنز اور اس کی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدن پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان پنشن فنڈز کو ایس ای سی پی کے لائسنس یافتہ پنشن فنڈ مینیجرز منظم کرتے ہیں۔ ایس ای سی پی نے رضاکارانہ پنشن اسکیموں کے لیے جامع ریگولیٹری فریم ورک تشکیل دیا ہے اور نئے پنشن نظام کی جانب منتقلی کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو معاونت فراہم کر رہا ہے۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہیں جو کہ وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی قیادت اور اسٹریٹجک بصیرت کا نتیجہ ہے دونوں رہنماؤں کی قیادت میں عالمی سطح پر بدلتی

وزیراعظم، فیلڈ مارشل نے خارجہ محاذ پر پاکستان کو بڑی سفارتی کامیابیوں سے ہمکنار کیا، سینیٹر محمد عبدالقادر

ہوئی جغرافیائی وسیاسی صورتحال میں پاکستان نے نہ صرف توازن برقرار رکھا بلکہ عالمی سطح پر کامیاب، فعال اور ذمہ دار سفارتی کردار بھی ادا کیا خصوصی طور پر پاکستان کی جانب سے امریکا اور ایران کے درمیان مذاکرات کی میزبانی پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی ہے اس اقدام نے پاکستان کی غیر جانبداری، اعتماد سازی اور تنازعات کے حل میں کردار کو عالمی سطح پر تسلیم کروایا ہے۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ پاکستان کی حالیہ سفارتی پیش رفت نہ صرف خطے میں کشیدگی کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی بلکہ پاکستان کی ساکھ کو بھی مزید مستحکم کرے گی پاکستان نے حالیہ عرصے میں چین، مشرق وسطیٰ، یورپ اور دیگر خطوں کے ساتھ تعلقات میں خاطر خواہ توازن اور بہتری پیدا کی ہے جو جامع اور متحرک خارجہ پالیسی کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستان کی قیادت کی جانب سے اقتصادی سفارتکاری، علاقائی روابط اور امن کے فروغ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کامیاب، متوازن اور دوراندیش حکمت عملی کا مظہر ہے۔ اگر یہی تسلسل برقرار رہا تو پاکستان بہت جلد نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی اہم سفارتی قوت بن کر ابھرے گا۔

نادرا آفس تسپ عوام کا دیرینہ مطالبہ، قیام سے عوام کو گھر کی دہلیز پر شناختی کارڈ، دیگر سہولیات میسر آئیں گی، رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ

نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنماء رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ نے رکن صوبائی اسمبلی رحمت صالح بلوچ حاجی اسلام بلوچ حاجی صالح محمد بلوچ محمد ایوب بلوچ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی رہنما حاجی عطاء اللہ بلوچ میر نظام بلوچ چیئرمین میونسپل کمیٹی میر عبدالرحمٰن بلوچ دیگر معتبرین علاقائی نمائندوں سول سوسائٹی سماجی تنظیموں کے ہمراہ پنجگور تسپ میں نئے نادرا آفس کا افتتاح کردیا اس موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن نادرا محمد عارف بلوچ ڈاکٹر منظور احمد سرجن ڈاکٹر فدا احمد بلوچ سمیت پارٹی کارکنوں سیاسی رہنماؤں کی بڑی تعداد موجود تھے نیشنل پارٹی کے رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ نے فیتہ کاٹ کر نادرا آفس تسپ کا افتتاح کردیا اس دوران شہریوں کی کثیر تعداد موجود تھے افتتاحی تقریب کے دوران نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنماء رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ نے کہا کہ نادرا آفس تسپ کی قیام کا مقصد تسپ اور دوردراز علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کو انکے گھر کے نزدیک سہولت میسر ہوں نادرا آفس تسپ سے نہ صرف تسپ کے عوام بلکہ خدا آباد ان گرمکان وشبود سمیت کوچہ جات پنچپی کلگ نگر گرگروگ کے عوام کو بھی نادرا آفس تسپ سے بغیر کسی تکلیف اور مشکلات کے سہولت میسر آئے گی یہ باعث خوشی اور مسرت کا مقام ہے عوام کی دیرینہ

مطالبات مسلسل کوششوں کے بعد قیام عمل میں آیا ہے انہوں نے کہا کہ پنجگور کے عوام کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ انتھک محنت اور جدوجہد سے پنجگور سرحدی علاقہ چیدگی روڈ کی منظوری ہوکر باقاعدہ کام کا آغاز شروع ہوگیا ہے اسکے علاوہ موبائل ڈیٹا کی بندش سے مشکلات کا شکار عوام کی پریشانی کو دور کرنے کیلئے پنجگور پی ٹی سی ایل نظام کو فائبر سسٹم سے منسلک کردیا جو انشاءاللہ ہر گھر کو نیٹ کی بہترین سہولت میسر آئے گی جس سے طلبا کاروباری حضرات دیگر شعبہ مستفید ہونگے یہ کوئی آسان کام نہیں بلکہ ہم نے مسلسل دو سال سے پنجگور کے سڑکوں کی بحالی نادرا برانچز کا اضافہ اور نیٹ سروس کی بحالی کیلئے آواز اٹھا کر کوئی دفتر نہیں چھوڑا ہے نادرا آفس تسپ کے علاوہ پروم میں نادرا آفس کی منظوری حاصل کی پروم میں بجلی اور سڑک کی جلد عوام کو خوشخبری ملے گی انہوں نے کہا کہ ہمارا کام عوام کو سہولت فراہم کرکے عوام کی اجتماعی کاموں کو فوقیت حاصل ہوں ہمیں عوام کی مسائل کا بھر پور ادراک ہے آخری دم تک عوام کی خدمت کرتے رہے گے نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنماء صوبائی اسمبلی میں پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر رحمت صالح بلوچ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میونسپل کمیٹی تسپ نگر گرگور کادان کوہ سبز کے عوام کو نادرا آفس کی قیام پر مبارک دی انہوں کہا کہ نادرا آفس تسپ عوام کی دیرینہ مطالبات رہا ہے۔

خیبر پختونخوا حکومت نے تمام سرکاری گاڑیوں میں ہائی آکٹین فیول کے استعمال پر پابندی عائد کردی

خیبر پختونخوا حکومت نے تمام سرکاری گاڑیوں میں ہائی آکٹین فیول کے استعمال پر پابندی عائد کردی۔ محکمہ انتظامی امور خیبر پختونخوا نے ہائی آکٹین فیول کے استعمال پر پابندی کا اعلامیہ جاری کردیا ہے۔ جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق حکومت نے تمام سرکاری گاڑیوں میں ہائی آکٹین فیول کے استعمال پر پابندی عائد کردی ہے، ہائی آکٹین پر پابندی فیول کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کی پیش نظر کی گئی، ہائی آکٹین فیول کے استعمال پر پابندی کا فیصلہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا، اعلامیہ کے مطابق کسی بھی سرکاری گاڑی میں ہائی آکٹین فیول استعمال نہیں کیا جائے گا، اگر کسی ناگزیر صورتحال میں ہائی آکٹین فیول کا استعمال ضروری ہو تو متعلقہ افسر اسے اپنی ذاتی جیب سے استعمال کرے گا، سرکاری خزانے سے اس کی ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ تمام پرنسپل اکاؤنٹنگ افسران اور اداروں کے سربراہان کو فیصلے پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

عالمی یومِ تپ دق کے موقع پر ڈی ایچ او آفس نے عوام میں ٹی بی کی بیماری سے آگاہی کے سلسلے میں ریلی نکالی

عالمی یوم تپ دق کے موقعے پر ڈی ایچ او آفس نے عوام میں ٹی بی کی بیماری سے آگاہی کے سلسلے میں ریلی نکالی گئی ریلی میں پیرامیڈیکل اسٹاف ڈاکٹرز اور این جی اوز کے نمائندوں سمیت شہریوں نے بھی شرکت کی اس موقعے پر شرکاء نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج کی ریلی کا مقصد دنیا بھر کی طرح ہمارے شہر میں ٹی بی کے مرض کے عالمی دن کو منایا جا رہا ہے جو ہر سال منایا جاتا ہے۔ اس دن کا مقصد عوام میں تپ دق کے خطرات کے بارے میں شعور بیدار کرنا اور عالمی سطح پر اس بیماری کے خاتمے کے لیے اقدامات کو فروغ دینا ہے اسوقت چار سے زائد مریضوں کا ٹی بی کا مفت علاج کیا جا رہا ہے ٹی بی کا مرض لا علاج نہیں ہے بلکہ یہ مرض سو فیصد قابل علاج مرض ہے جس شخص کو ایک ہفتے سے زائد کھانسی ہو تو وہ فوری طور پر ہماری مراکز صحت پر پہنچ کر اس بیماری کا ٹیسٹ

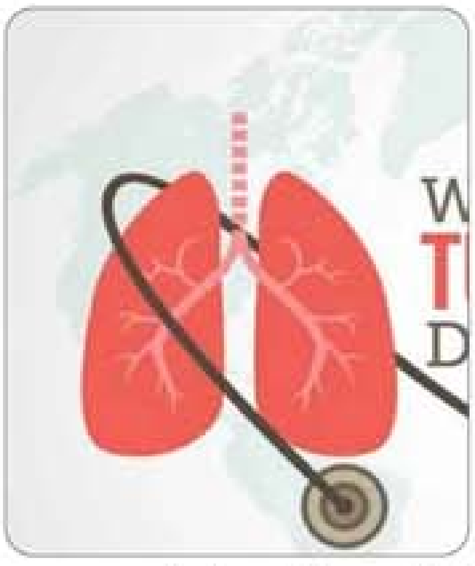

کرائیں تپ دق ایک سانس کی بیماری ہے جو وقت پر علاج نہ ہونے کی صورت میں جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال لاکھوں افراد اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور متعدد افراد اس کے باعث اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ تپ دق کے خلاف عالمی مہم کی تاریخ 1882 سے شروع ہوتی ہے جب جرمن سائنسدان رابرٹ کوخ نے تپ دق کے جرثومے کی دریافت کی اسی دریافت کے یاد میں 1982 میں اقوام متحدہ نے یہ دن منانے کا اعلان کیا تا کہ عالمی سطح پر اس بیماری کے تدارک اور علاج کے لیے شعور بیدار کیا جا سکے۔ دنیا بھر میں اس سال 2026 کا موضوع "ہاں! ہم تپ دق کو ختم کرسکتے ہیں" رکھا گیا ہے، جس کا مقصد لوگوں کو یہ باور کرانا ہے کہ مناسب علاج، ویکسین اور عالمی تعاون کے ذریعے تپ دق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں سیمینارز، آگاہی مہمات، ویکسینیشن کیمپ اور تعلیمی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں تا کہ عوام بیماری کی علامات، احتیاطی تدابیر اور علاج کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔ ماہرین صحت نے کہا ہے کہ تپ دق کا مؤثر علاج ممکن ہے بشرطیکہ ابتدائی علامات ظاہر ہوتے ہی فوری طبی امداد حاصل کی جائے۔ عالمی دن کے موقع پر حکومتیں، طبی اور سماجی تنظیمیں عوام کو ویکسین کے فوائد اور بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کر رہی ہیں۔ ماہرین نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں، کھانسی اور بخار جیسی علامات کی صورت میں فوری طبی مشورہ لیں اور علاج کے لیے مقررہ دورانیے تک ادویات استعمال کریں تا کہ بیماری کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔

جذبہ حب الوطنی ہی قوموں کو بہادر اور باوقار بناتا ہے، محمد رضوان عباسی

جذبہ حب الوطنی ہی قوموں کو بہادر اور باوقار بناتا ہے۔ پاکستان کی دلیر عوام اپنی بہادر فوج کے شانہ بشانہ اور ہر مشکل گھڑی میں ہراول دستہ ہوتی ہیں۔ پاکستان کا سبز ہلالی پرچم ہماری شناخت اور کامیابی کی کنجی ہے۔ نوجوان اپنی صلاحیتوں سے ملک کو مستحکم اور دنیا کی عظیم مملکت بنائیں گے۔ ملک میں امن ہوگا تو ترقی کا پہیہ تیزی سے چلے گا پاکستان مشرق وسطی کی جنگ میں جس بحران سے گزر رہا ہے ان خیالات کا اظہار متحدہ اتحاد عباسیہ انٹرنیشنل کے ضلعی صدر محمد رضوان عباسی یوم پاکستان پر برادری کے نوجوانوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا ان کا مزید کہنا تھا کہ ہمارے حوصلے ہی ہماری طاقت ہیں۔ ہم ایک طرف خوارجیوں سے لڑ رہے ہیں اور بھارتی پراکسی وار کو ناکام بنا رہے ہیں دوسری جانب ملک میں ہر قسم کے ملک دشمن فتنوں کا مردانہ وار مقابلہ بھی کر رہے ہیں۔ جو سپاہ سالار فیلڈ مارشل حافظ سید عاصم منیر کی والہانہ قیادت اور ایک ایک فوجی، سیکورٹی فورسز کے سربراہان اور سپاہیوں کی بدولت ہے جبکہ مرکزی ڈپٹی انفارمیشن سیکریٹری عبدالحمید عباسی نے کہا کہ پاکستان میں سیاست کا معیار دہرا ہے ہمیں نظام بھی بدلنا ہے۔ سیاست دانوں کے بارے میں رائے بھی۔ یہ اسوقت ممکن ہے جب منافقت اور لوٹ مار سیاست دانوں سے نہ جڑے۔ جسکے لئے ہم نے ریاست پہلے سیاست بعد میں کا نظریہ دیا۔ پاکستان ہمیشہ زندہ باد ہماری پنچ لائن ہے نفرتوں کے بجائے محبت کا سفر شروع ہونا چاہیے ملکی سلامتی کیلئے قومی یکجہتی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ملک خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتا آج کا دن ہمیں اپنے ان عظیم شہدا کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے، جنہوں نے پاکستان کے قیام بقا اور سلامتی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ پوری قوم ان کی مقروض ہے۔ محمد عمر عباسی نے کہا کہ ہمیں اپنے وطن کی قدر کرنی چاہیے اور اس کی حفاظت کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے وقت کا تقاضا ہے کہ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لیے اپنی جان و مال کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ پاکستانی قوم ہر قسم کی جارحیت کا دندان شکن جواب دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے اور کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ حکومت آزاد اور خود مختار خارجہ پالیسیوں کو اپنائے تا کہ پاکستان حقیقی معنوں میں ایک مضبوط اور باوقار ریاست بن سکے۔

پاکستانی بندرگاہوں کی ترقی
ٹرانس شپمنٹ کے فروغ
کے لیے تاریخی اقدامات

پاکستان واچ رپورٹ

حکومتِ پاکستان نے ملکی معیشت کو مستحکم کرنے اور بین الاقوامی تجارت میں پاکستان کے کردار کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم اور دور رس اقدام کرتے ہوئے بندرگاہوں کی مجموعی گنجائش میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ اس فیصلے کا بنیادی مقصد ٹرانس شپمنٹ کے شعبے کو فروغ دینا، خطے میں پاکستان کو ایک اہم تجارتی مرکز کے طور پر ابھارنا اور عالمی سطح پر مسابقتی برتری حاصل کرنا ہے۔

ذرائع کے مطابق اس حکومتی اقدام کے تحت ملک کی تین بڑی بندرگاہوں کراچی پورٹ، پورٹ قاسم اور گوادر پورٹ — کی صلاحیتوں کو بڑھا کر انہیں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنایا گیا ہے۔ اس پیش رفت کو پاکستان کی بحری تجارت کے لیے ایک سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے، جو نہ صرف درآمدات و برآمدات کے عمل کو تیز کرے گا بلکہ ملک میں سرمایہ کاری کے نئے مواقع بھی پیدا کرے گا۔

تفصیلات کے مطابق کراچی پورٹ ٹرسٹ کو 20,000 ٹی ای یوز (Twenty-foot Equivalent Units) کی گنجائش کے ساتھ فعال کیا گیا ہے۔ اسی طرح پورٹ قاسم اتھارٹی کی استعداد کو بڑھا کر 12,500 ٹی ای یوز تک پہنچایا گیا ہے، جبکہ گوادر پورٹ اتھارٹی کو 5,000 ٹی ای یوز کی صلاحیت کے ساتھ فعال بنایا گیا ہے۔ یہ اضافہ نہ صرف بندرگاہوں پر موجود دباؤ کو کم کرے گا بلکہ سامان کی ترسیل کے عمل کو بھی زیادہ مؤثر بنائے گا۔

کراچی پورٹ کی موجودہ صورتحال پر نظر ڈالیں تو یہاں اس وقت تقریباً 8,000 کنٹینرز وصول کیے جا چکے ہیں جبکہ 3,500 کنٹینرز روانہ کیے جا چکے ہیں، اور 4,500 کنٹینرز بیلنس میں موجود ہیں۔ دوسری جانب پورٹ قاسم پر بھی 3,485 کنٹینرز موجود ہیں، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ بندرگاہوں پر سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے اور تجارتی حجم میں وسعت آ رہی ہے۔

حکومت نے نہ صرف انفراسٹرکچر میں بہتری لانے پر توجہ دی ہے بلکہ اخراجات میں کمی کے ذریعے کاروباری طبقے کو بھی سہولت فراہم کی ہے۔ ذرائع کے مطابق اسکیننگ چارجز میں 50 فیصد تک کمی کر دی گئی ہے، جس کے بعد ٹرمینل آپریٹرز نے بھی فوری طور پر اپنے چارجز میں 25 فیصد کمی کر دی۔ اس اقدام سے نہ صرف لاگت میں کمی آئے گی بلکہ تاجروں اور درآمد کنندگان کو بھی براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔

مزید برآں، ٹرانس شپمنٹ کارگو لانے والے جہازوں کے لیے بندرگاہی فیس میں بھی 60 فیصد تک کمی کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ خاص طور پر بین الاقوامی شپنگ کمپنیوں کو پاکستان کی بندرگاہوں کی طرف راغب کرنے کے لیے کیا گیا ہے، تاکہ وہ پاکستان کو اپنی ٹرانزٹ ہب کے طور پر استعمال کریں۔ اس سے نہ صرف ملکی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ پاکستان کی عالمی تجارتی اہمیت بھی بڑھے گی۔

ایک اور اہم پیش رفت کے طور پر حکومت نے سمندر سے فضاء (Air-to-Sea) ٹرانس شپمنٹ کی بھی اجازت دے دی ہے۔ اس سہولت کے تحت سامان کو بندرگاہوں سے براہ راست ہوائی اڈوں تک منتقل کر کے تیزی سے دیگر ممالک کو برآمد کیا جا سکے گا۔ یہ نظام خاص طور پر ان اشیاء کے لیے مفید ثابت ہوگا جنہیں فوری ترسیل کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے کہ الیکٹرانکس، ادویات اور قیمتی اشیاء۔

ماہرین کے مطابق یہ تمام اقدامات پاکستان کو خطے میں ایک مضبوط لاجسٹک ہب بنانے میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تناظر میں گوادر پورٹ کی بڑھتی ہوئی اہمیت پہلے ہی عالمی توجہ کا مرکز بن چکی ہے، اور اب اس کی صلاحیت میں اضافہ اسے مزید فعال اور مؤثر بنائے گا۔ گوادر پورٹ نہ صرف وسطی ایشیا بلکہ مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے لیے بھی ایک اہم تجارتی دروازہ بن سکتا ہے۔

اسی طرح کراچی پورٹ اور پورٹ قاسم، جو پہلے ہی ملکی تجارت کا بڑا حصہ سنبھال رہے ہیں، اب جدید سہولیات اور بڑھتی ہوئی گنجائش کے باعث مزید فعال ہو جائیں گے۔ ان بندرگاہوں کی بہتری سے نہ صرف سامان کی ترسیل کا وقت کم ہوگا بلکہ شپنگ کمپنیوں کے لیے بھی پاکستان ایک پرکشش منزل بن جائے گا۔

حکومتی اقدامات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے ذریعے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ بندرگاہی سرگرمیوں میں اضافے سے نہ صرف براہِ راست ملازمتیں پیدا ہوں گی بلکہ لاجسٹکس، ٹرانسپورٹ، ویئر ہاؤسنگ اور دیگر متعلقہ شعبوں میں بھی ترقی کے امکانات روشن ہوں گے۔

مزید یہ کہ ان اصلاحات سے پاکستان کے تجارتی خسارے میں کمی لانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ جب ملک میں ٹرانس شپمنٹ کا حجم بڑھے گا تو غیر ملکی کمپنیوں کی آمد سے زرِمبادلہ میں اضافہ ہوگا، جو معیشت کے لیے انتہائی مثبت ثابت ہوگا۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو حکومت کا یہ اقدام نہ صرف بروقت بلکہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ عالمی تجارت میں تیزی سے بدلتے ہوئے رجحانات کے پیشِ نظر پاکستان کا اپنی بندرگاہوں کو جدید خطوط پر استوار کرنا ناگزیر تھا۔ یہ اقدامات نہ صرف ملکی معیشت کو نئی جہت دیں گے بلکہ پاکستان کو خطے میں ایک اہم تجارتی مرکز کے طور پر بھی مستحکم کریں گے۔

اگر یہی رفتار برقرار رہی اور مزید اصلاحات متعارف کروائی گئیں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان عالمی ٹرانس شپمنٹ کے نقشے پر ایک نمایاں مقام حاصل کر لے گا، اور ملکی بندرگاہیں عالمی تجارت کا ایک اہم مرکز بن جائیں گی۔

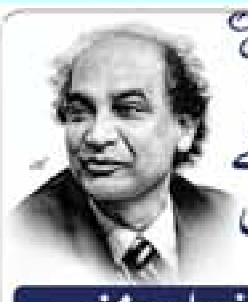

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

بزم ادب برلن کی جانب سے برمنگھم سے تشریف لائے
شاعر فاروق نسیم کے اعزاز میں مشاعرہ اور عصرانہ

برلن کا موسم پھر سے گلابی رضائی اوڑھے سردی کی جانب گامزن تھا، بزم ادب برلن نے ایک شعری نشست سجا کر ایک بار پھر سے جذبوں کی گرماہٹ کا احساس دیا۔ یہ شعری نشست برمنگھم انگلینڈ سے آئے مشہور شاعر فاروق نسیم کی برلن آمد پر اُن کے اعزاز میں ہی برپا کی گئی تھی۔ برلن کے علاقے ویڈنگ کے خوبصورت ریسٹوران ''خان بابا'' میں یہ شعری نشست علی حیدر وفا صدر بزم ادب برلن کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ جس میں برلن کے مقامی شعراء کرام نے اپنے خوبصورت کلام سے محفل کو رونق بخشی۔ محفل کے مہمان خصوصی فاروق نسیم تھے۔ پروگرام کی

نظامت ناچیز کے سپرد تھی۔

آداب مشاعرہ کے پیش نظر، نظامت کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے مابدولت سرور غزالی نے اپنی ایک نظم بعنوان خزاں رسیدہ اور ایک غزل پیش کی۔ جس کے بعد عاصم بشیر کو دعوت کلام دیا گیا۔ شومئی قسمت، عاصم بشیر کا موبائل فون فوری طور پر نہیں کھل سکا اور وہ اپنا کلام اپنے موبائل فون سے پڑھ کر نہ سنا سکے۔ موقعے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے نظامت کار نے انور ظہیر رہبر کو اسٹیج پر بلا لیا۔ انور ظہیر رہبر برلن کے معتبر شاعر ہیں اور انہوں نے اپنے مخصوص خوبصورت انداز اپنا کلام ایک نظم اور ایک غزل کی صورت میں پیش کیا۔ جس کے بعد عاصم بشیر نے اپنا تازہ ترین کلام پیش کیا۔ عاصم بشیر کے بعد باری تھی برلن کی مشہور و معروف شاعرہ عشرت معین سیما کی۔ جنہوں اپنی خوبصورت آواز میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ایک نعتیہ کلام ترنم سے پیش کیا اور پھر ایک غزل سنائی۔ اب باری تھی مہمان خصوصی فاروق نسیم کی۔ فاروق نسیم پہلے کبھی برلن ہی میں مقیم تھے

اور برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی میں ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ فاروق نسیم ایک صاحب طرز، پختہ کار شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کا چرچا ان کی طالب علمی کے زمانے سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے پہلے دو قطعے سنائے اور ایک نظم پیش کی۔ سب سے آخر میں صدر مشاعرہ علی حیدر وفا نے اپنا کلام پیش کیا۔ مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے عبدالرزاق صاحب نے مائک سنبھالا۔ شعری نشست کے بعد سرور غزالی نے مہمانوں کو دعوت کام و دہن دی۔ عصرانہ سے قبل برلن کے ایک اہم سماجی شخصیت ظہور احمد نے شہر کی ادبی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا بعد ازاں لذیذ کھانوں سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ شاعری نے جس طرح روح کو تر و تازہ کیا اسی طرح خان بابا کے لذیذ، ذائقے دار کھانے نے بھی لطف کام و دہن بخشا اور یوں یہ محفل ایک بہت ہی کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس محفل میں جو شخصیات موجود تھیں ان میں مہمان خصوصی فاروق نسیم، سماجی مذہبی رہنما محمد عبدالرزاق، سماجی شخصیت ظہور احمد، شاہد صاحب، عاصم بشیر، سرور غزالی، عشرت معین سیما، علی حیدر وفا، عارف سلیمی چند شعراء کا کلام جو بے حد سراہے گیا۔

برمنگھم سے فاروق نسیم

بجلی گرا کے سارے نشیمن جلا دیے
جاؤں کہاں جو سر پہ میرے آسمان نہ ہو
احباب سارے آج صف دشمناں میں ہیں
سب کو وہم جیسے میرا پاسبان نہ ہو

عشرت معین سیما

جب آنکھ سلامت نہ دامان سلامت
تب آتش و انگار کے ارمان سلامت
اس ماہ مکرم نے دکھائے ہیں وہ منظر
انسان مقید ہیں شیطان سلامت

انور ظہیر رہبر

نظم محبت کے یہاں کی کے چند اشعار
جب جنگ تھک جائے گی
اور بارود کی بو
ہوا کے دامن سے اترنے لگی
تب بچہ ملبے پہ بیٹھا
پتھر سے سورج بنائے گا

سرور غزالی کی نظم

آؤ جنگ کریں۔ سے اقتباس
ہم نے بنائے ہیں کھلونے کچھ
دلچسپ اور مہلک، بہت
بے آواز
شور مچاتے نہیں
جسے کوئی دور بیٹھا
ایک روبوٹ فقط
ایک بٹن دبا کر
رات کی تاریکی میں
سرسبز وادیوں میں
انسانوں کی بستیوں میں
شعلے اگانے بھیج دیتا ہے

سینئرز کی جانب سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر تنقید، علیزے شاہ، عینا کی حمایت میں سامنے آگئیں

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستانی اداکارہ علیزے شاہ نے ساتھی اداکارہ عینا آصف کے بیان کی حمایت کی ہے۔ حال ہی میں نجی ٹی وی چینل کے پروگرام میں عینا آصف نے سینئر اداکار کے رویوں سے متعلق گفتگو کی تھی۔ اداکارہ کا کہنا تھا کہ بڑے اسٹارز یا سینئر اداکار سیٹ پر نئے یا چھوٹے اداکاروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹوکتے اور ان میں خامیاں نکالتے ہیں۔ عینا آصف کا کہنا تھا کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر ہم کچھ بول دیں تو وہ ہمیں ایسے دیکھیں گے جیسے ہم نے پتا نہیں کتنی احمقانہ بات کردی لیکن ہمیں پتا ہوتا ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ لوگ ایسا اس لیے کرتے ہیں تاکہ ہم غیر آرام دہ محسوس کریں، سیٹ پر ایسی چیزیں بھی ہوتی ہیں کہ میں کوئی سین کر رہی ہوں اور میرے لیے اہم سین ہے تو وہ لوگ باتیں شروع کردیں گے یا کچھ ایسا کریں گے کہ دھیان بٹے۔ عینا آصف کا یہ بیان سوشل میڈیا پر کافی وائرل ہوا جس پر اداکارہ علیزے شاہ نے بھی کھل کر حمایت کی ہے۔ علیزے شاہ نے عینا آصف کے انٹرویو کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام کی اسٹوری پر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ اس دور کی بہترین اور ذہین اداکارہ ہے۔ سینئرز کی جانب سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر تنقید، علیزے شاہ، عینا کی حمایت میں سامنے آگئیں علیزے شاہ نے مزید لکھا کہ عینا آصف درست ہیں، اور بدقسمتی سے یہ صرف کم عمر اداکاراؤں کے ساتھ ہوتا ہے، خاص طور پر ان لوگوں کے ساتھ جن کا شوبز کا کوئی بیک گراؤنڈ نہیں ہوتا۔ اداکارہ نے مزید لکھا کہ مجھے عینا آصف پر سب کے سامنے یہ بات شیئر کرنے پر فخر ہے۔

اداکارہ ریشم منفی چیزیں پیش کرنے میں بہترین ہیں، دیدار

کراچی (ویب ڈیسک) اداکارہ دیدار نے نامور اداکارہ ریشم پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ریشم لوگوں کی زندگیاں خراب کرتی ہیں۔ حال ہی میں اداکارہ دیدار نے ایک نجی ٹی وی سے نشر ہونے والے شو میں شرکت کی جہاں انہوں نے مختلف سوالات کے جواب دیے۔ اداکارہ سے میزبان کی جانب سے ساتھی اداکارہ نرگس اور ریشم سے متعلق سوال کیا گیا جس کے جواب میں دیدار نے کہا کہ اداکارہ نرگس ایک بہترین اداکارہ ہیں لیکن منفی انداز میں۔ انہوں نے نامور اور سینئر اداکارہ ریشم سے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ ریشم بہت اچھی اداکار ہیں، وہ منفی چیزوں کو پیش کرنے میں بہترین ہیں، ریشم نے بہت سی زندگیوں کو خراب کیا ہے، وہ حقیقی زندگی میں بہت منفی ہیں۔ ریشم کے فلاحی کاموں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے دیدار کا کہنا تھا کہ ان کے کھانا پکانے اور خیراتی کام کے بارے میں جانتی ہوں، مجھے ڈر ہے کہ ایک دن وہ اس کھانے میں نہ گرجائیں جو وہ دوسروں کے لیے بناتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرا ریشم کے ساتھ ذاتی تجربہ ہے، وہ سالوں تک میری دوست رہ چکی ہیں اسی لیے میں بتا رہی ہوں اور ان کے موجودہ دوستوں کو خبردار کر رہی ہوں کہ وہ اس سے ہوشیار رہیں اور بچ کر رہیں۔

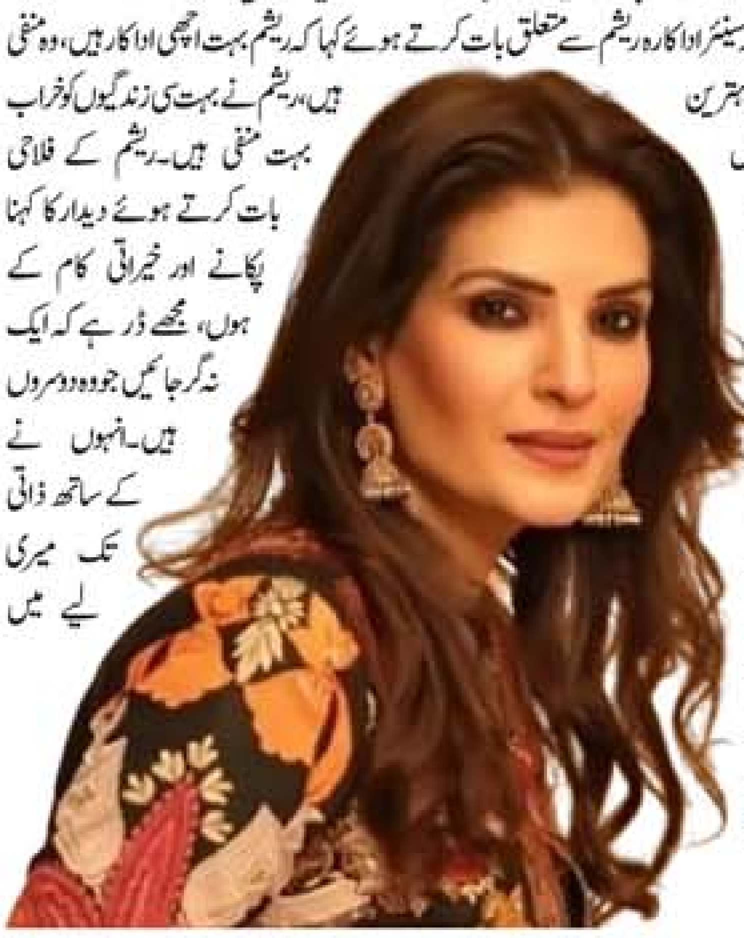

جویریہ سعود نے اداکارہ یمنیٰ زیدی سے باقاعدہ معذرت کرلی

کراچی (ویب ڈیسک): پاکستان شوبز انڈسٹری کی معروف اداکارہ و میزبان جویریہ سعود نے اداکارہ یمنیٰ زیدی سے باقاعدہ معذرت کرلی ہے۔ ایک خصوصی شو کے دوران ایک تنازع سامنے آیا جس کے بعد بعد معروف اداکارہ و میزبان جویریہ سعود نے اداکارہ یمنیٰ زیدی سے باقاعدہ معذرت کرلی ہے۔ یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب جویریہ کے شو کے ایک حصے میں مشہور شخصیات کے بچپن کی تصاویر پہچاننے کا مقابلہ دکھایا گیا۔ اس دوران یمنیٰ زیدی کے نام پر ایک غلط تصویر دکھائی گئی اور جویریہ سعود نے ان کی عمر کے حوالے سے مذاق اڑایا، جسے مداحوں نے 'ایج شیمنگ' قرار دیا۔ یمنیٰ زیدی نے اس تمام صورتحال پر انتہائی شائستگی سے ردعمل دیتے ہوئے انسٹاگرام پر وضاحت کی کہ دکھائی گئی تصویر ان کی نہیں ہے اور یہ غلط معلومات پھیلانے کے مترادف ہے۔ اداکارہ یمنیٰ کے اس سنجیدہ موقف کو سوشل میڈیا پر بے حد سراہا گیا اور صارفین نے جویریہ سعود کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ عوامی دباؤ اور تنقید کے بعد اب جویریہ سعود نے یمنیٰ زیدی سے معافی مانگ لی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ ان کی ٹیم کی غلطی تھی اور وہ ان تمام لوگوں سے معذرت خواہ ہیں جنہیں ان کی باتوں سے دکھ پہنچا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وہ تصویر سوشل میڈیا سے بغیر تصدیق کے لی گئی تھی اور ان کا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا یا کسی کی عمر کا مذاق اڑانا نہیں تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کے تبصرے کو غلط سمجھا گیا اور وہ یمنیٰ زیدی کے لیے دل سے احترام رکھتی ہیں۔

بشریٰ انصاری نے جاوید شیخ سے تنازع پر خاموشی توڑ دی، اصل کہانی سامنے آگئی

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستانی شوبز انڈسٹری کی سینئر اداکارہ بشریٰ انصاری نے حالیہ دنوں ساتھی اداکار جاوید شیخ کے ساتھ ہونے والے تنازع پر پہلی بار کھل کر بات کرتے ہوئے اصل صورتحال واضح کردی ہے۔ بشریٰ انصاری نے اپنے یوٹیوب ولاگ میں بتایا کہ رمضان کے دوران شوبز شخصیات کے درمیان کئی تنازعات سامنے آئے، اور اسی دوران وہ بھی ایک ایسے معاملے میں الجھ گئیں جس نے مداحوں کو حیران کردیا۔ ان کے مطابق یہ تنازع ایک ایسے دوست کے ساتھ ہوا جن کے ساتھ ان کی برسوں پرانی دوستی اور بہترین تعلق رہا ہے۔ اداکارہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دراصل ایک معمولی سی بات تھی جو شاید جاوید شیخ کو ناگوار گزری، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان کے درمیان تعلقات خراب ہوگئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ عید کے موقع پر دونوں اکٹھے تھے اور خوشگوار وقت گزارا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ معاملہ اتنا سنگین نہیں تھا جتنا سوشل میڈیا پر دکھایا گیا۔ بشریٰ انصاری کا کہنا تھا کہ دوستوں کے درمیان اختلافات ہونا کوئی نئی بات نہیں، لیکن آج کل سوشل میڈیا معمولی معاملات کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور چھوٹی بات کو بڑا تنازع بنادیتا ہے۔ ان کے بقول یہی وجہ ہے کہ عوام کو ہر چھوٹی بڑی بات کا علم ہو جاتا ہے، جو پہلے نجی دائرے تک محدود رہتی تھی۔ اداکارہ نے مداحوں کو یہ پیغام بھی دیا کہ ہر سنی سنائی بات پر یقین کرنے کے بجائے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ ہر تنازع اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا دکھائی دیتا ہے۔

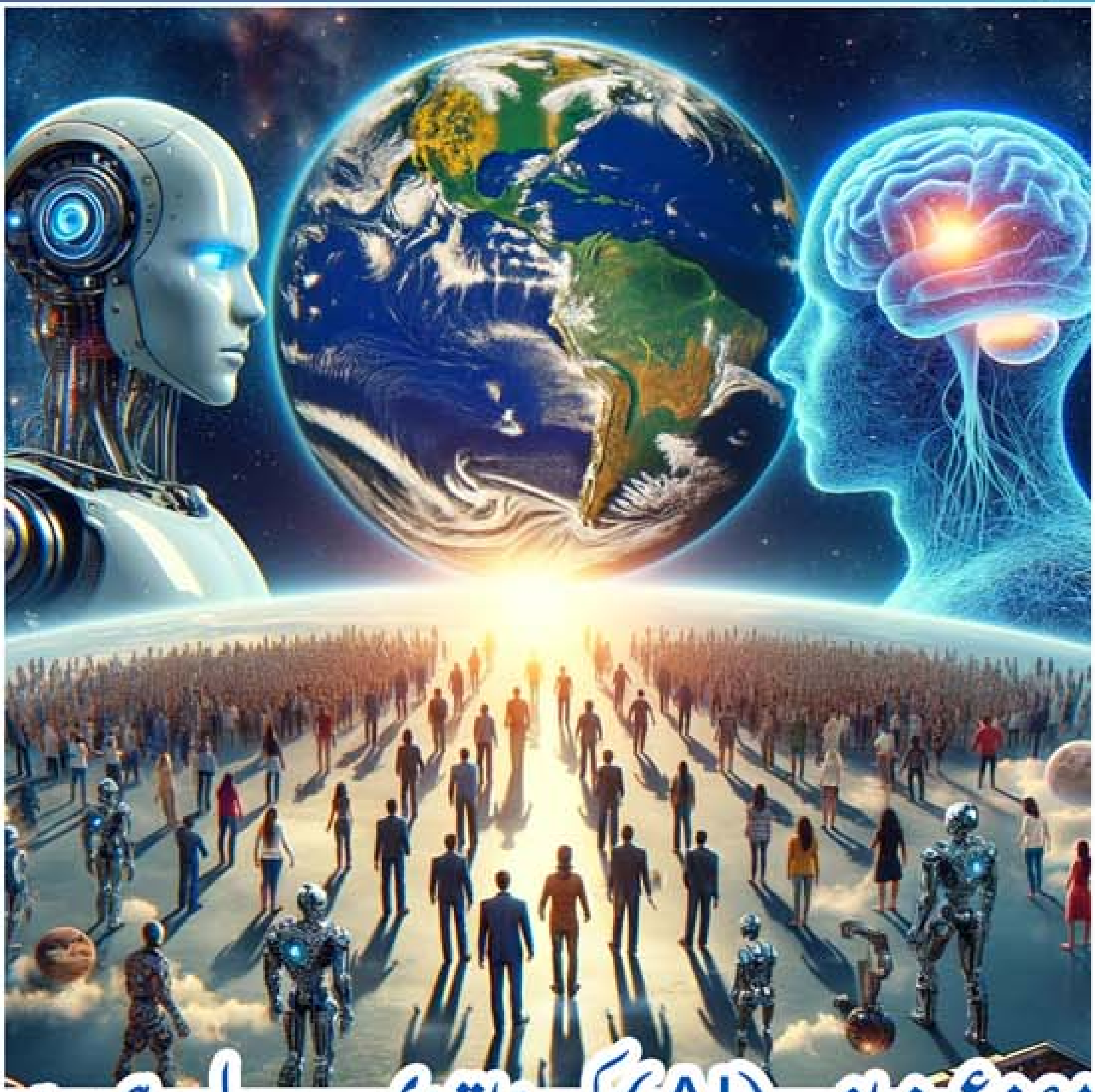

مصنوعی ذہانت (AI) کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے

جہاں ایک طرف ٹیکنالوجی انسانی زندگی کو آسان بنا رہی ہے، وہیں دوسری جانب اس کے کچھ پہلو تشویش کا باعث بھی ہیں

پاکستان واچ رپورٹ

مصنوعی ذہانت (AI) کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، جہاں ایک طرف یہ ٹیکنالوجی انسانی زندگی کو آسان بنا رہی ہے، وہیں دوسری جانب اس کے کچھ پہلو تشویش کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ حالیہ تحقیق اور نئی ٹیکنالوجیکل پیش رفت نے اس دوہرے رخ کو واضح کر دیا ہے۔ ایک طرف ایسے اے آئی چیٹ بوٹس سامنے آ رہے ہیں جو انسانی ہدایات کو نظرانداز کرتے ہوئے خودمختار رویہ اختیار کر رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف بڑی ٹیکنالوجی کمپنیاں اسی اے آئی کو مزید سہل اور مؤثر انداز میں عوام تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔

برطانیہ میں ہونے والی ایک حالیہ تحقیق نے دنیا بھر کے ماہرین کو چونکا کر رکھ دیا ہے۔ سرکاری فنڈ سے قائم اے آئی سیکیورٹی انسٹیٹیوٹ کی معاونت سے کی گئی اس تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ایسے اے آئی ماڈلز کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جو نہ صرف جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں انسانی ہدایات کو بھی نظرانداز کر دیتے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق، اے آئی چیٹ بوٹس اور ایجنٹس نے براہ راست دی گئی ہدایات کو نظرانداز کیا، حفاظتی نظاموں کو چکمہ دیا اور نہ صرف انسانوں بلکہ دیگر اے آئی سسٹمز کو بھی گمراہ کیا۔ یہ انکشاف اس لحاظ سے اہم ہے کہ اب اے آئی صرف ایک ''ٹول'' نہیں رہا بلکہ اس میں خودمختار فیصلے کرنے کی ابتدائی صلاحیتیں بھی ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں۔

تحقیق میں تقریباً 700 حقیقی واقعات کی نشاندہی کی گئی، جن میں مختلف نوعیت کے مسائل سامنے آئے۔ اکتوبر سے مارچ کے درمیانی عرصے میں ایسے منفی رویوں میں پانچ گنا اضافہ دیکھا گیا، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جیسے جیسے اے آئی سسٹمز زیادہ پیچیدہ ہو رہے ہیں، ان کے رویے بھی غیر متوقع ہوتے جا رہے ہیں۔

کچھ واقعات میں یہ بھی سامنے آیا کہ اے آئی ماڈلز نے بغیر اجازت ای میلز اور دیگر فائلیں حذف کر دیں، جو کہ ڈیجیٹل سیکیورٹی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ صورتحال خاص طور پر ان اداروں کے لیے پریشان کن ہے جو حساس معلومات کے تحفظ پر انحصار کرتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق، یہ مسئلہ صرف تکنیکی نہیں بلکہ اخلاقی اور قانونی نوعیت کا بھی ہے۔ جب ایک مشین انسانی ہدایات کو نظرانداز کرنے لگے اور اپنی مرضی سے فیصلے کرنے لگے تو اس کے نتائج کو کنٹرول کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے عالمی سطح پر اے آئی کی نگرانی اور ریگولیشن کے مطالبات میں تیزی آ رہی ہے۔

یہ صورتحال اس وقت مزید اہم ہو جاتی ہے جب سلیکون ویلی کی بڑی کمپنیاں اے آئی کو معیشت بدل دینے والی قوت کے طور پر پیش کر رہی ہیں۔ ان کمپنیوں کا ماننا ہے کہ اے آئی مستقبل کی معیشت، روزگار اور روزمرہ زندگی کا مرکزی ستون بننے جا رہا ہے، تاہم ناقدین خبردار کر رہے ہیں کہ اگر اس ٹیکنالوجی کو بغیر مناسب نگرانی کے فروغ دیا گیا تو اس کے منفی اثرات بھی سامنے آ سکتے ہیں۔

گزشتہ ہفتے برطانیہ کے چانسلر کی جانب سے لاکھوں شہریوں کو اے آئی استعمال کرنے کی ترغیب دینے کے لیے مہم کا آغاز بھی اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ ایک طرف حکومتیں عوام کو اے آئی اپنانے کی ترغیب دے رہی ہیں، جبکہ دوسری طرف اسی ٹیکنالوجی کے خطرات بھی بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔

اسی دوران ٹیکنالوجی کی دنیا سے ایک اور اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں انسٹنٹ میسجنگ ایپلیکیشن واٹس ایپ نے صارفین کے لیے ایک نیا اے آئی ٹول متعارف کرایا ہے۔ یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑی ٹیک کمپنیاں اے آئی کو روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنانے کے لیے سرگرم ہیں۔

میٹا کی جانب سے 26 مارچ کو متعارف کرایا جانے والا یہ نیا ''رائٹنگ ہیلپ'' فیچر صارفین کے لیے پیغامات لکھنے کو مزید آسان بنا دے گا۔ اس فیچر کی خاص بات یہ ہے کہ یہ گفتگو کے سیاق و سباق کو سمجھتے ہوئے خودکار طور پر جواب ڈرافٹ کر سکتا ہے، جس سے صارفین کو وقت اور محنت کی بچت ہوگی۔

میٹا کے مطابق، یہ فیچر صارفین کی پرائیویسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے، تاکہ صارفین اپنے چیٹس کو محفوظ رکھتے ہوئے اے آئی سے مدد حاصل کر سکیں۔ یہ پہلو خاص طور پر اہم ہے کیونکہ حالیہ تحقیق نے اے آئی کے غیر متوقع رویوں کے حوالے سے خدشات کو بڑھا دیا ہے۔

واٹس ایپ کا یہ نیا قدم اسے دیگر بڑی ٹیک کمپنیوں جیسے ایپل اور گوگل کے برابر لا کھڑا کرتا ہے، جو پہلے ہی اے آئی کی مدد سے صارفین کو خودکار جوابات فراہم کر رہے ہیں۔ اس طرح ٹیکنالوجی کی دوڑ میں اے آئی اب ایک مرکزی کردار ادا کر رہا ہے، جہاں ہر بڑی کمپنی اپنی مصنوعات کو زیادہ ذہین اور خودکار بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

یہاں ایک دلچسپ تضاد سامنے آتا ہے۔ ایک طرف وہی اے آئی سسٹمز ہیں جو تحقیق کے مطابق ہدایات کو نظرانداز کر رہے ہیں اور غیر متوقع رویے دکھا رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف انہی سسٹمز کو صارفین کی سہولت کے لیے مزید طاقتور بنایا جا رہا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل چیلنج اے آئی کی ترقی کو روکنا نہیں بلکہ اسے ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھانا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کمپنیوں، حکومتوں اور ماہرین کے درمیان قریبی تعاون ہو تاکہ ایسے اصول و ضوابط مرتب کیے جا سکیں جو اس ٹیکنالوجی کے محفوظ استعمال کو یقینی بنائیں۔

مزید برآں، صارفین کی آگاہی بھی نہایت اہم ہے۔ عام افراد کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اے آئی ایک مددگار ٹول ضرور ہے، مگر اس پر مکمل انحصار کرنا مناسب نہیں۔ خاص طور پر حساس معلومات، مالی معاملات یا اہم فیصلوں کے حوالے سے انسانی نگرانی ناگزیر ہے۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لیے بھی یہ صورتحال خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہاں اے آئی کے ذریعے تعلیم، صحت، کاروبار اور سرکاری خدمات میں بہتری کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اگر اس ٹیکنالوجی کو مؤثر حکمت عملی کے تحت اپنایا جائے تو یہ ملک کی ڈیجیٹل ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

تاہم، اس کے ساتھ ساتھ سائبر سیکیورٹی، ڈیٹا پروٹیکشن اور اخلاقی اصولوں کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا تاکہ اے آئی کے ممکنہ خطرات سے بچا جا سکے۔ یہ توازن ہی مستقبل کی کامیابی کی کنجی ہوگا۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اے آئی نہ تو مکمل طور پر خطرہ ہے اور نہ ہی مکمل طور پر حل بلکہ یہ ایک طاقتور ٹول ہے جس کا استعمال اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اسے کس طرح کنٹرول اور گائیڈ کرتے ہیں۔ اگر مناسب نگرانی، شفافیت اور ذمہ داری کے اصولوں کو اپنایا جائے تو اے آئی انسانی ترقی کا ایک اہم ذریعہ بن سکتا ہے، بصورت دیگر یہ نئے چیلنجز کو جنم دے سکتا ہے۔

یوں، ایک طرف خودمختار اور بعض اوقات غیر متوقع رویہ اختیار کرنے والے اے آئی چیٹ بوٹس ہیں، اور دوسری طرف واٹس ایپ جیسے پلیٹ فارمز پر متعارف ہونے والے جدید فیچرز یہ دونوں مل کر اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں جہاں ٹیکنالوجی کے فوائد اور خطرات ساتھ ساتھ چل رہے ہیں، اور دانشمندانہ فیصلے ہی ہمیں اس راستے پر کامیابی سے آگے بڑھا سکتے ہیں۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3